بسم اللہ الرحمن الرحیم
اسلامی مہینوں کے
فضائل و مسائل
WWW.NAFSEISLAM.COM
" THE NATURAL PHILOSOPHY
OF AHLESUNNAT WAL JAMAAT "
علامہ مفتی محمد اشرف رضا قادری
قاضی شریعت ادارہ شرعیہ مہاراشٹر (انڈیا)
ناشر اویسی بک سٹال
جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی مہینوں کے

فضائل و مسائل

علامہ مفتی محمد اشرف رضا قادری
قاضی شریعت ادارہ شرعیہ مہاراشٹر (انڈیا)

ناشر: اویسی بک سٹال
جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک
پیپلز کالونی گوجرانوالہ
0333-8173630

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

نام کتاب .... اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل

تصنیف .... علامہ مفتی محمد اشرف رضا قادری صاحب

تحریک .... محمد نعیم اللہ خاں قادری

صفحات ۹۶

تعداد .... گیارہ سو

طبع اول .... انڈیا

طبع دوم .... فروری ۱۹۹۴ء

طبع سوم .... مارچ ۱۹۹۴ء

طبع چہارم .... اکتوبر ۲۰۰۵ء

ہدیہ .... 36 روپے

ناشر .... اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

باہتمام .... شیخ محمد سرور اویسی Mob : 0333-8173630

ملنے کا پتے :

- ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
- شبیر برادرز لاہور
- مکتبہ جمال کرم لاہور
- فرید بک سٹال لاہور
- مسلم کتابوی لاہور
- مکتبہ فیضان اولیاء کاموں کی
- مکتبہ فیضان مدینہ میلاد چوک ڈنگہ
- مکتبہ فیضان مدینہ لالہ موسیٰ
- رضا بک شاپ شاہ حسین روڈ گجرات
- مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ
- مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ
- مکتبہ مہریہ رضویہ ڈسکہ

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر اسلام

مومن پورہ داروغہ والا لاہور

فہرست

تقریظ جلیل

از: خطیب مشرق پاسبانِ حق خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند
حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی
مہتمم دار العلوم غریب نواز،

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

علمی حلقوں میں شہرت تو یہ ہے کہ کلام اپنے متکلم سے پہچانا جاتا ہے اور متکلم اپنے کلام سے لیکن فاضل جلیل قاضی اشرف رضا صاحب قادری قاضی شریعت ادارہ شرعیہ بہار اسٹر بمبئی دینی ضرورتوں اور وقت کے اہم تقاضوں کی تکمیل سے پہچانے جاتے ہیں۔ افتاء وقضا کے کام سے انھیں فرصت بہت کم ہے۔ نہ تو لکھنے کا ہیضہ ہے اور نہ ایسی تحریر جسے بے وقت کی شہنائی کہا جائے۔ قوم کی ضرورتوں کو محسوس کرتے ہوئے قلم اٹھاتے ہیں اور اچھے سے اچھا لکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی زیر نظر کتاب اسی حقیقت کی آئینہ دار۔ اس عنوان پر سب سے پہلے میری نظر سے محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب (ماثبت بالسنۃ) گذری ہے۔ وہ کتاب خود بھی اپنی جامعیت میں اپنی مثال آپ ہے۔ ہر کتاب اپنے پیش رَو پر سونے پر سہاگہ کا کام کرگئی ہے۔ یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ نقش ثانی، نقش اوّل سے بہت سی خوبیوں کا حامل ہوتا ہے۔ قاضی اشرف رضا صاحب نے سمندر کو کوزہ میں سمیٹنے کی کامیاب کوشش کی ہے اور ہر ذی شعور میری اس بات کی تصدیق کریگا۔

کتاب علماء و طلباء کے لئے یکساں طور پر مفید ہے اور خطباء تو بہت زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ائمہ مساجد کے لئے تو یہ کتاب ایک نادر و نایاب تحفہ ہے۔ ہمارے اپنے خیال میں اس عنوان سے متعلق جتنے بھی گوشے ہیں اسے سمیٹ لینے کی قاضی صاحب نے پوری پوری کوشش کی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ ادارہ کی طرف سے اس صدی کا اس کو انمول تحفہ کہا جا سکتا ہے۔ تصانیف میں ایک کتاب کا اضافہ مقصود نہیں ہے بلکہ مہینوں سے متعلق ایک اندھیرا تھا اس کا یہ اجالا ہے۔ مقررین کو چاہیئے کہ وہ اس کتاب کا بہت گہرا مطالعہ کریں اور اس کے کلیات و جزئیات سے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور عوام کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کریں۔ لکھنے والوں سے اخیر میں میری گذارش ہے کہ اس اسلوب کو اپنائیں اور وقت کی ضرورتوں کو پورا فرمائیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قاضی صاحب کی اس کوشش کو کامیاب فرمائے اور توشۂ آخرت بنائے اور اپنی رحمتوں برکتوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین

مشتاق احمد نظامی
۱۸ ذی قعدہ سنہ ۱۴۱۰ھ
مطابق ۱۲ جون سنہ ۱۹۹۰ء

حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلامی سال بارہ مہینوں کا مقرر فرمایا۔ ان میں بعض کو بعض پر فوقیت دی اور ان مقدس مہینوں کے بعض دنوں وراتوں اور اس کے بعض ساعات کو اپنی برکتوں ورحمتوں کی موسلا دھار بارشوں کا موسم بنایا ــــــ سرورِ کونین، ہادی ثقلین، رحمت للعٰلمین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بندۂ مومن کو اس کی عظمتوں اور برکتوں سے آگاہ فرمایا اور انعام واکرامِ الٰہی کو اپنے دامن میں سمیٹنے کی سہل ترکیبوں کی ہدایات سے سرفراز کیا۔ تاکہ ان ساعتوں میں قلیل محنت اور معمولی جدوجہد سے اجر عظیم اور برکاتِ دارین حاصل کرے جن کا حصول دوسری ساعتوں میں بڑی ریاضت اور طویل مشقت سے بھی مشکل ہے۔ خالقِ حقیقی اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے۔ وہ خود ان دنوں کو یاد کرنے اور ان کی برکتوں کو حاصل کرنیکا حکم دے رہا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ۔

(یعنی) اور یاد دلاؤ ان کو اللہ کے دن۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سے ایام ہیں جن کو بڑے اہتمام سے یاد دلانے کا حکم دیا

گیا ہے۔ سید المفسرین سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت ابی بن کعب، حضرت مجاہد، حضرت قتادہ و دیگر مفسرین فرماتے ہیں کہ اَیَّامُ اللّٰہِ سے مراد وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر انعامات فرمایا۔ مُنْعَمٌ فِیْہِ دنوں میں شہر و قصبات اور دیہات ہر جگہ مسلمان اپنے اپنے طور پر خوشیوں کا اظہار کرتے ہیں۔ کوئی ذکر و تلاوت سے دل کو مطمئن کرتا ہے تو کوئی درود و سلام سے رُوح کو تسکین پہونچاتا ہے۔ مسجدیں عباد الرحمٰن کے سجدوں سے آباد و شاد نظر آتی ہیں۔ غرضیکہ امور مستحسنہ کی ادائگی میں اخلاص و عقیدت کی کارفرمائیوں کا جلوہ نظر آتا ہے۔ کچھ کم نصیب بدعات و ممنوعات میں ڈوبے رہتے ہیں۔ ان کی حالتِ زار اور عوام کی خیر و فلاح کے لئے ہمدرد قوم جناب معلّم سید عزیز الرحمٰن صاحب بُراقی خادم آستانہ سلطان الہند عطار رسول خواجۂ خواجگاں فخرِ ہندوستان محبوب غوثِ اعظم خواجۂ اعظم معین الاسلام والملّت والدین اور ان کے مشیر و کارپرداز جناب محمد ظفر صاحب نے اصرار و مطالبہ کیا کہ ایک ایسی کتاب ترتیب دیجئے جس میں اسلامی مہینوں کے فضائل و اعمال کی ترغیب و ترہیب کا تفصیل تذکرہ ہو تاکہ عوام اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکے۔ اس کے نتیجہ میں یہ حقیر کوشش پیش خدمت ہے۔

عبید المصطفیٰ

محمد اشرف رضا قادری مصباحی۔ ۲۱؍ شوال المکرم ۱۴۱۳ھ ۱۴؍ اپریل ۱۹۹۳ء

ماہ محرّم الحرام

اسلامی سال کا آغاز ماہ محرم سے ہوتا ہے۔ امم سابقہ میں بھی یہ معظم سمجھا جاتا تھا کیونکہ بہت سے انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم السلام اس محترم مہینہ کی دسویں تاریخ کو انعام و اکرام خداوندی سے مختلف صورتوں میں نوازے گئے۔ اس امت میں بھی یہ ماہ مقدس و محترم ہے۔

ماہِ محرّم کی فضیلت

حدیث شریف میں ہے: "محرم، اللہ کیلئے ہے اس کی تعظیم کرو"۔ جس نے ماہ محرم کی قدر کی اللہ اسے جنت میں عزت عطا فرمائے گا اور دوزخ سے نجات دے گا۔

ماہ محرم کی شب اوّل کی نماز و ذکر

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص ماہ محرم الحرام کی شب اوّل میں شب بیداری کرے اور آٹھ رکعات نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سُورۃ فاتحہ کے بعد سُورۃ اِخلاص دس بار پڑھے تو میں بروز قیامت اس کی اور اس کے گھر والوں کی شفاعت کروں گی۔ اگرچہ اس پر دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہو۔

کتاب الاوراد میں ہے کہ جو محرم کی پہلی رات میں دو رکعت نفل پڑھے اور بعد سلام ہاتھ اٹھا کر یہ دعا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَتَجَاوَزْ عَنِّیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ آفَتِہٖ۔ پڑھے۔ وہ تمام سال جملہ آفات و بلیات سے امان میں رہے گا۔

یکم محرم کا روزہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ذی الحجہ کے آخری دن اور محرم کے پہلے دن روزہ رکھا گویا اس نے گذشتہ سال کو روزوں میں ختم کیا (یعنی سال بھر روزہ رکھا) اور آئندہ سال کو بھی روزہ سے شروع کیا۔ اللہ نے اس کے پچاس برس کے گناہوں کا اس روزہ کو کفارہ بنا دیا۔

(غنیۃ الطالبین)

یکم اور ۲۹ر۳۰ محرم کا روزہ

ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا جو شخص ماہ محرم کی پہلی اور انتیس وتیس تاریخوں کا روزہ رکھے۔ اور راتوں کو قیام (نوافل وتلاوت) کرے اس کے نامۂ اعمال میں تیس برس کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ اور پل صراط پر گذرنا آسان ہوگا۔ اور اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔

محرم کے عشرۂ اول کا روزہ

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے محرم کے شروع میں دس روزے رکھے اس کے لئے ایسا ثواب ہے کہ گویا اس نے دس ہزار برس اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایسی عبادت کی کہ دن میں روزہ رکھا اور رات میں قیام کیا۔

عاشورہ کی وجہ تسمیہ

عاشورہ کی وجہ تسمیہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ اس کی توجیہہ مختلف طور پر کی گئی ہے ـــــ اکثر علماء کا قول ہے کہ چوں کہ یہ محرم کا دسواں دن ہوتا ہے اس لئے اس کو عاشورہ کہتے ہیں بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بزرگیاں دنوں کے اعتبار سے امت محمدیہ کو عطا فرمائی ہیں۔ اس میں یہ دن دسویں بزرگی کا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کو عاشورہ کہا جاتا ہے۔ ایک قول

یہ بھی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے دس انبیاء کرام پر مختلف انعام فرمایا اس لئے اس کو عاشورہ کہتے ہیں۔

یوم عاشورہ کا روزہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ دار پایا۔ ارشاد فرمایا کہ یہ کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو؟ عرض کیا کہ یہ عظمت والا دن ہے۔ کیوں کہ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کرنے میں بہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حقدار ہیں اور زیادہ قریب ہیں تو حضور نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی دن کے روزہ کو اور دن پر فضیلت دیکر جستجو فرماتے نہ دیکھا مگر یہ عاشورہ کا دن (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے۔ (مسلم، ابو داؤد، ترمذی)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال قبل کے گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم)

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ کے روزے رکھنے کا رواج تھا۔ لیکن جب

ماہِ رمضان کے روزے فرض قرار دیے گئے تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عاشورہ کا روزہ جس کا جی چاہے رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔ (جامع الاصول)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دوسرے سلمانوں نے یہ روزہ قبل از فرضیتِ رمضان رکھا۔ لیکن رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے دنوں میں سے ماہ محرم الحرام کا دسواں دن بھی ہے جس کا جی چاہے اس دن کا روزہ رکھے۔ (ابوداؤد)

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب حارث بن ہشام کو حکم دیا کہ کل عاشورہ کے دن کا تم روزہ رکھو اور اپنے متعلقین کو حکم دو کہ وہ بھی روزہ رکھیں۔ (موطا امام مالک)

جناب حکم بن اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ چادر لپیٹے زمزم کنویں سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے ان سے عاشورہ کے روزہ کے بارے میں استفسار کیا تو انھوں نے ارشاد فرمایا کہ محرم کا چاند دیکھ کر پہلی محرم کو کھاؤ پیو اور نویں محرم کو روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا کہ کیا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ تو جواب دیا ہاں۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

جناب رزین نے حضرت عطا کی زبانی بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہما کو فرماتے سنا ہے کہ یہود کی مخالفت کرتے ہوئے نویں اور دسویں محرم کو روزہ رکھا کرو۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

ام المومنین سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ کبھی نہیں چھوڑا۔ (نسائی)

یوم عاشورہ کی اہمیت

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے محرم کی دس تاریخ یعنی عاشورہ کا روزہ رکھا، اس کو دس ہزار فرشتوں، دس ہزار شہیدوں اور دس ہزار حج وعمرہ کرنے والوں کا ثواب دیا جائے گا۔ جس نے عاشورہ کو کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کے بال کے عوض جنت میں اس کا درجہ بلند کرے گا۔ جس نے عاشورہ کی شام کو کسی مومن کا روزہ کھلوایا گویا اس نے اپنی طرف سے تمام امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کو افطار کرایا اور ساری امت کا پیٹ بھرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے دن کو تمام دنوں پر فضیلت دی ہے؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں اور سمندروں کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا ــــــ لوح وقلم کو بھی عاشورہ کے دن پیدا فرمایا ــــــ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق عاشورہ کے دن ہوئی ــــــ اور ان کو عاشورہ ہی کے دن جنت میں داخل فرمایا ــــــ حضرت ابراہیم علیہ السلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے ــــــ ان کے بیٹے کا فدیہ قربانی عاشورہ کے دن دیا گیا ــــــ فرعون کو عاشورہ کے دن دریائے نیل میں ڈوبا دیا گیا ــــــ حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف عاشورہ کے دن دور فرمائی ــــــ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ عاشورہ کے دن قبول فرمائی ــــــ حضرت داؤد علیہ السلام کی لغزش عاشورہ کے دن معاف فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عاشورہ کے دن پیدا ہوئے ــــــ قیامت عاشورہ کے دن واقع

ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے عاشورہ کے روزے کے ساتھ ہم کو بڑی فضیلت عطا فرمائی ؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ کیوں کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے عرش و کرسی ، ستاروں اور پہاڑوں کو پیدا فرمایا ــــ لوح و قلم عاشورہ کے دن پیدا کئے گئے ــــ حضرت جبرئیل اور دوسرے ملائکہ علیہم السلام کو عاشورہ کے دن پیدا کیا ــــ حضرت آدم و حضرتِ ابراہیم علیہما السلام کو عاشورہ کے دن پیدا فرمایا ــــ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتشِ نمرود سے عاشورہ کے دن نجات بخشی اور ان کے فرزند کا فدیہ عاشورہ کے دن دیا ــــ فرعون کو عاشورہ کے دن غرقاب کیا ــــ حضرت ادریس علیہ السلام کو عاشورہ کے دن آسمان پر اٹھایا ــــ حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف کو عاشورہ کے دن دور کیا ــــ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عاشورہ کے دن آسمان پر اٹھایا ــــ اور عاشورہ کے دن ہی ان کی پیدائش ہوئی ــــ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ بھی اسی دن قبول ہوئی ــــ حضرت داؤد علیہ السلام کی خطا بھی اسی دن معاف ہوئی ــــ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جن وانس پر حکومت اسی دن عطا ہوئی ــــ قیامت عاشورہ کے دن ہوگی ــــ آسمان سے سب سے پہلے بارش عاشورہ کے دن ہوئی ــــ جس دن آسمان سے پہلی مرتبہ رحمت نازل ہوئی وہ عاشورہ کا دن تھا ــــ جس نے عاشورہ کے دن غسل کیا وہ مرض الموت کے علاوہ کسی بیماری میں مبتلا نہ ہوگا ــــ جس نے عاشورہ کے دن پتھر کا سرمہ آنکھوں میں لگایا تمام سال آشوب چشم اس کو نہیں ہوگا ــــ جس نے اس دن کسی کی عیادت کی گویا اس نے تمام اولادِ آدم کی عیادت کی ــــ جس نے عاشورہ کے

دن کسی کو ایک گھونٹ پانی پلایا گویا اس نے ایک لمحہ کو بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی۔

(غنیۃ الطالبین)

حضرت سلیمان بن عیینہ نے بروایت جعفر کوفی، ابراہیم بن محمد (جو اپنے زمانے کے بہت بڑے بزرگ سمجھے جاتے تھے) سے روایت کی ہے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ عاشورہ کے دن جو شخص اپنے گھر والوں پر خرچ میں فراخی و وسعت سے کام لیتا ہے اللہ تعالیٰ پورے سال اس کو فراخی و وسعت عطا فرماتا ہے ہم نے پچاس سالوں سے مسلسل اس کا تجربہ کیا ہے اور ہمیشہ روزی کی فراخی ہی میسر ہوئی ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

شب عاشورہ کی نمازیں

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عاشورہ کی شب میں عبادت کی تو اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اس کو زندہ رکھے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص شب عاشورہ میں رات بھر عبادت میں مشغول رہے اور صبح کو وہ روزہ سے ہو تو اس کو اس طرح موت آئے گی کہ اس کو مرنے کا احساس بھی نہیں ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب عید یا جمعہ یا عاشورہ کا دن یا شب برات ہوتی ہے تو اموات کی روحیں آکر اپنے گھروں کے دروازے پر کھڑی ہوتی اور کہتی ہیں:۔ ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے ـــــ ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے ـــــ ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔ (خزانۃ الروایات)

یوم عاشورہ کی نمازیں:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول

ہے کہ جس نے عاشورہ کے دن چار رکعت نماز اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گذشتہ پچاس برسوں اور آئندہ پچاس برسوں کے گناہ معاف فرمادے گا ــــــ ملاءِ اعلیٰ میں اس کے لئے نور کے ہزار محل تعمیر کرائے گا۔

ان ہی سے ایک دوسری روایت منقول ہے کہ چار رکعت دو سلاموں سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، سورۂ زلزال، سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص ایک ایک دفعہ پڑھے اور بعد نماز ستر بار درود شریف پڑھے۔ (غنیۃ الطالبین)

یوم عاشورہ میں آٹھ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ جو سورت چاہے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والوں کو بے شمار ثواب عطا فرماتا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ہمیں اس نماز کا پچاس سالوں سے تجربہ ہے۔ اللہ تعالیٰ رزق میں زیادتی عطا فرماتا ہے۔

راحۃ القلوب میں ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن ستر بار یہ دعا:۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ پڑھے اسے بخش دیا جائے گا اور اس کا نام اولیاء کبار میں لکھا جائے گا۔

امورِ مستحسنہ یوم عاشورہ کو اپنے اہل و عیال و متعلقین پر نفقہ میں وسعت کرنا بہترین کھانوں کی فراوانی اور عمدہ کپڑوں کی زیبائش کا انتظام کرنا اور تحفہ وانعام دینا چاہیئے۔

یتیموں کے سروں پر دستِ شفقت پھیرنا اور انھیں بھی کھانے پینے میں شریک کرنا اور اپنے بچوں کی طرح انھیں بھی انعامات دینا۔

احباب و پڑوسیوں کو کھانے کی دعوت دینا اور فقیروں و محتاجوں کو بھی کھانے میں شریک رکھنا اور بقدر وسعت ان کی امداد کرنا۔

اگر دو مسلمانوں کے درمیان دشمنی ہو تو ان میں صلح کرانا۔

اپنے سنّی رشتہ داروں و مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنا اور ان کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام کرنا۔

غسل و مسواک کرنا اور خوشبو لگانا۔

بہترین کھانا یا کھچڑا پکوا کر اور شربت بنوا کر حضرات صحابۂ کرام و اہل بیت اور شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بارگاہ میں نذر کرنا۔

دینی جلسوں کا انعقاد کرنا جس میں علمائے اہل سنّت و جماعت سے عظمت مصطفیٰ و فضائل صحابہ و اہل بیت جو مستند روایتوں سے ثابت ہو سننا اور دشمنانِ اسلام اور بد مذہبوں یعنی رافضی، وہابی، دیوبندی، مودودی، ندوی، تبلیغی کے رد میں تقریریں کروانا۔

اہلِ سنّت کو احکام شریعت پر عمل کرنے کی ترغیب دینا اور تزکیۂ نفوس اور تطہیر قلوب پر زور دینا اور اسلامی وضع قطع اپنانے کی تاکید کرنا۔

رسوماتِ ممنوعہ ایّام محرم میں رنج و غم کرنا۔ سوگ منانا، رونا، سینہ کوبی کرنا، نوحہ و ماتم کرنا، پان نہ کھانا، عورتوں کا چوڑیاں نہ پہننا، نیلے ہرے اور سیاہ ماتمی کپڑے پہننا، عاشورہ کے دن گھر میں جھاڑو نہ دینا، ماہ محرم میں شادی بیاہ نہ کرنا، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی اور بزرگ کی فاتحہ محرم میں نہ دلانا، علم و تعزیہ بنانا اور تاشے باجے، ڈھول ڈھاک کے ساتھ دھوم دھام سے اٹھانا اور گلی گلی گھمانا اور اس پر روپے پیسے اور مٹھائیاں لٹانا۔ اور تعزیہ کو روضۂ امام عالی مقام سمجھ

کر سجدۂ تعظیمی کرنا (شریعت مصطفویہ میں غیر خدا کو سجدۂ تعظیمی بھی حرام ہے) تعزیہ داری کے موقع پر دُلدل وپری وغیرہ بنانا (شریعت اسلامیہ میں جاندار کی تصویر بنانا بھی حرام ہے) لیکن ان مذکورہ بالا کاموں کے کرنے والوں کو کافر ومشرک سمجھنا، جیسا کہ زمانۂ حال کے وہابیوں کا شیوہ ہے۔ یہ غلط ہے بلکہ یہ خود توہین خدا ورسول کے جرم میں مرتد وبے دین ہیں۔ مذکورہ بالا افعال ناجائز وحرام ہیں۔ ہر مسلمان کو ان سے بچنا چاہیئے۔ رافضیوں کی مجلسوں میں جانا اور ان کی بکواس کو سننا اور ان کے ماتم کدہ میں جانا اور ان کی پرساد لینا سب ممنوع ہے۔

ماہ صفر المظفّر

ماہ صفر اسلامی سال کا دوسرا مہینہ ہے۔

نہایہ میں ہے کہ بعض لوگ کے نزدیک صفر سے مراد "نسیئ" ہے۔ یعنی ماہ محرم کو بڑھا کر صفر کا مہینہ اس میں شامل کر لیا اور ماہِ صفر کو ماہِ محرم ٹھہرا کر اسے ایک معتزز مہینہ بنا لینا بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ مشہور مہینہ ہے جو محرم اور ربیع الاوّل کے درمیان میں آتا ہے اور ان لوگوں کا گمان ہے کہ اس ماہ میں بکثرت مصیبتیں وآفتیں نازل ہوتی ہیں ــــ اور حقیقت یہ ہے کہ ماہ صفر میں شریعت مصطفویہ نے نزول آفات کا انکار کیا ہے۔

حضرتِ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ ماہِ صفر میں بیماری، نحوست اور بھوت پریت وغیرہ کا نزول نہیں ہوتا۔ (مسلم)

بخاری شریف میں مذکور ہے کہ ماہ صفر میں بیماری، بدشگونی، شیطانی گرفت اور نحوست کے اثرات کوئی چیز نہیں ہیں۔

صفر کے آخری بدھ کی غلط رسومات

صفر کے آخری بدھ کے متعلق عوام میں مشہور ہے کہ اس روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرض سے صحت پائی تھی۔ اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ اس

دن صحت یابی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتدا اسی دن سے بتائی جاتی ہے۔ حضور کی صحت یابی کی خوشی میں کچھ لوگ اپنے اہل وعیال کے ساتھ جنگلوں، پارکوں اور ندی وسمندروں کے کنارے سیر کو نکل جاتے اور وہیں دن بھر رہتے خوشیاں مناتے اور دیگر خرافات کرتے ہیں جو شرعاً ممنوع اور اگر غیر محرموں کا سامنا و خلط ملط ہو تو حرام ہے۔ کچھ لوگ اس دن کو نحس سمجھ کر گھر کے پرانے مٹی کے برتن توڑ دیتے ہیں۔ یہ سب ممنوع و گناہ و اضاعت مال ہے۔ مسلمانوں کو ان رسموں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ایام بیض کے روزے

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ایام بیض کا روزہ رکھا اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رکھنے کا حکم دیا۔ لہٰذا جو اپنے اندر روزہ رکھنے کی قوت پائے اسے چاہیے کہ ہر مہینے کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵، تاریخ کو روزہ رکھے۔ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ میں سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر (ہمیشہ) کا روزہ۔

(صحیح بخاری)

حضرت ابو درداء و ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مہینے میں تین روزہ رکھوں۔ (بخاری ومسلم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

ہیں رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے سینہ کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔ (بزار)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ، چودہ، پندرہ کو رکھو۔ (ترمذی۔ نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایام بیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے نہ سفر میں نہ حضر میں۔ (نسائی)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاند کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کا روزہ رکھے اس کو عمر بھر کے روزے کا ثواب ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

یعنی جس نے ایک نیکی کی اس کے لئے دس گنا ثواب ہے۔

گویا تین روزوں کا ثواب مہینہ بھر کے روزوں کے برابر ہو گیا۔ اس طرح ہر ماہ تین روزے رکھنے والا تمام عمر روزہ رکھنے والا ہو جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ / تاریخ کو اگر کسی سبب سے روزہ نہ رکھ سکے تو چاہیے کہ کسی اور تاریخ میں روزہ رکھ لے۔ اسے بھی پورا ثواب ملے گا۔

ماہ ربیع الاوّل

ربیع الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینہ بڑی فضیلت وخوبیوں والا ہے علمائے اسلام نے صراحت فرمائی کہ ربیع الاوّل کا مہینہ باقی تمام مہینوں سے افضل وارفع ہے حتیٰ کہ رمضان کی شان بھی اس مہینے کی شان سے کم ہے۔ رمضان المبارک میں قرآن کریم نازل ہوا، اور ربیع الاوّل میں صاحب قرآن، حبیب الرحمٰن تشریف لائے۔ اس مہینہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنا محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیں عطا فرمایا۔ اگر حبیب الرحمٰن تشریف نہ لاتے تو قرآن، رمضان، ایمان، غرضیکہ کوئی چیز بھی ہمیں نہیں ملتی۔ یہ سب انھیں کا صدقہ ہے۔ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محبوب اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آسمان وزمین کو پیدا نہیں کرتا۔ اسی ماہ معظم کی وہ مبارک ومسعود تاریخ جس میں کائنات کا نجات دہندہ وباعثِ ایجاد عالم، سیّد الرسل، مولائے کل، رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔۔۔۔

۱۲ ربیع الاوّل اہل سنّت کے یہاں مشہور اور عید سے زیادہ باعث سرور ہے۔

علامہ امام قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ العزیز مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبِ ولادت شب قدر سے افضل ہے۔ آپ نے اس کی تین توجیہ فرمائی۔

(۱) شبِ ولادت آپ کی ذات والا کے ظہور کی رات ہے اور شبِ قدر آپ کو عطا کی گئی۔ اس میں تو کسی کو اختلاف نہیں۔ اسی اعتبار سے شبِ قدر سے شبِ ولادت افضل ہے

(۲) شبِ قدر نزولِ ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہے اور شبِ ولادت آپ کے ظہور کی وجہ سے معظم ہے ـــــ اور وہ ذات جس کی وجہ سے شبِ ولادت کو فضیلت دی گئی ہے۔ یقیناً ان صفات سے افضل ہے جن کی وجہ سے شبِ قدر کو فضیلت حاصل ہے۔ لہذا شبِ ولادت، شب قدر سے افضل ہوئی۔

(۳) لیلۃ القدر کی برکتوں و انعامات سے امتِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی فیضیاب ہوتی ہے۔ مگر شبِ ولادت میں تمام موجودات کے لئے آپ رحمت بن کر تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے اور کسی نعمت کو دیکر احسان نہیں جتایا مگر اپنے محبوب مکرم کو مبعوث فرما کر احسان جتلایا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ۔ یعنی۔ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہے مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت و بعثت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور وہ اپنی نعمت کے اظہار و اعلان کا بھی حکم فرماتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

یعنی۔ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ عظمت و رفعت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خوب خوب اعلان و اظہار کریں اور اپنی زندگی کے ہر موڑ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میلاد کی مجلس منعقد کر کے ان کی مدحت سرائی کریں۔

علامہ اسماعیل حقی صاحب تفسیر رُوح البیان، آیتِ کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے تحت فرماتے ہیں:۔

"میلاد شریف کرنا بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک تعظیم ہے جب کہ وہ منکرات (یعنی گانے اور حرام باجوں) سے خالی ہو"

امام سیوطی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت پر شکر کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ (رُوح البیان ج ۵، ۶۹۱۰)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں میلادِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دن مولد مبارک میں تھا اس وقت لوگ آپ پر درود شریف پڑھتے تھے اور آپ کی ولادت کا ذکر کرتے اور وہ معجزات بیان کرتے تھے جو آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ میں نے اس مجلس میں انوار و برکات دیکھے تو میں نے تامّل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار ان ملائکہ کے ہیں جو ایسی مجالس اور مشاہد پر مؤکل مقرر ہوتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

(فیوض الحرمین، ص ۲۷)

میلاد شریف کرنے کے فوائد

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت ابولہب کی باندی ثُوَیبَہ نے آکر اس کو اطلاع دی کہ تیرے بھائی جناب عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے گھر لڑکا (محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا ہوا ہے

ابولہب یہ خبر سن کر بہت خوش ہوا اور انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ثویبہ جا میں نے آج تم کو آزاد کیا۔ سب مسلمان کو معلوم ہے کہ ابولہب کتنا سخت اور بدبخت کافر تھا۔ اس کی مذمت میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مقدس میں ایک مستقل سورۃ نازل فرمایا۔ مگر حضور جان نور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منانے کا جو اسے فائدہ حاصل ہوا وہ سنیئے:۔ جب ابولہب مرا تو اس کے گھر والوں (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خواب میں اس کو دیکھا کہ بہت برے حال میں ہے۔ پوچھا تمہیں کن کن عذابوں کا سامنا کرنا پڑا؟ ابولہب نے کہا کہ تم سے جدا ہو کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی ہاں مجھے اس کلمہ کی انگلی سے پانی ملتا ہے (جس سے میرے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے) کیوں کہ میں نے انگلی کے اشارہ سے ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔ (بخاری شریف)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

امام سہیلی نے ذکر کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مر گیا تو میں نے ایک سال بعد خواب میں اسے دیکھا کہ وہ بہت برے حال میں ہے اور کہہ رہا ہے کہ تم سے جدا ہونے کے بعد مجھے کوئی راحت نہیں ملی۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کے دن مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت پیر کے دن ہوئی اور ثویبہ نے ابولہب کو آپ کی پیدائش کی خوش خبری سنائی تو ابولہب نے اس کو اس خوشی میں آزاد کر دیا۔ (فتح الباری، ج ۹، ص ۱۱۸)

غور فرمائیں! ابولہب کافر تھا، ہم مومن۔ وہ دشمن، ہم غلام، اس نے بھتیجے کی ولادت کی خوشی کی تھی۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشیاں مناتے

ہیں۔ جب دشمن و کافر کو خوشی کرنے کا اتنا فائدہ پہونچ رہا ہے تو غلاموں کو کتنا فائدہ اور ان پر فضل و کرم کی کتنی بارشیں ہوں گی۔

عارف باللہ محقق علی الاطلاق حضرت علامہ الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اس واقعے میں میلاد شریف کرنے والوں کی روشن دلیل ہے جو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبِ ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ یعنی ابولہب کافر تھا، جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اور باندی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا جا رہا ہے تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں محبت سے بھرپور ہو کر مال خرچ کرتا ہے اور میلاد شریف کرتا ہے۔ لیکن چاہیئے کہ محفل میلاد شریف عوام کی بدعتوں گانے اور حرام باجوں وغیرہ سے خالی ہو۔" (مدارج النبوت)

علامہ امام احمد بن محمد قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں:۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہلِ اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے اور ان راتوں میں قسم قسم کے صدقے اور خیرات کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کے میلاد شریف پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے ——— اور میلاد شریف کے خواص میں سے آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے،

وہ سال مسلمانوں کے لیے حفظ و امان کا سال ہو جاتا ہے۔ اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں نازل فرمائے۔ جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنالیا تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت و مصیبت ہو جائے اس پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔"

(زرقانی علی المواہب، ج ۱، ص ۱۳۹)

محفل میلاد شریف بہت مفید ہے کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل سن کر ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور محبت و عشقِ رسول بڑھتا ہے۔ اہلِ علم تو کتابوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائل اور دینی مسائل معلوم کر لیتے ہیں، لیکن بے پڑھے ہوئے عوام کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ میلاد شریف کی مجلسوں میں حاضر ہو کر اپنے علمائے حضور جانِ نور شفیع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و رفعت و ولادت و بعثت، رسالت و نبوت، کمالات و معجزات اور حضرات صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات و کرامات اور بہت سے دینی احکام کی واقفیت حاصل کر لیتے ہیں۔ آج کے دور میں اکثر لوگ بے راہ روی کی زندگی گذار رہے ہیں ان کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ جگہ جگہ اور بار بار محافل میلاد قائم ہو تاکہ وہ لوگ اپنے آقا و مولیٰ کی سنتوں، اور اہلِ سنت کے عقائد و مسلمہ معمولات سے آگاہ ہوں اور بد عملی کی سزا و جزا کو سن کر اپنی اصلاح کی کوشش کرنے لگیں اور اس سے سخت تر ضرورت یہ ہے کہ حشرات الارض کی طرح باطل و گمراہ فرقے والے مثلاً وہابی، دیوبندی، تبلیغی اپنے باطل نظریات کی تبلیغ و اشاعت کے ساتھ ساتھ اہلِ سنت کے عقائد حقہ و اعمالِ حسنہ پر سیکڑوں حملے اور بیجا اعتراضات کرتے ہیں، اگر غربائے اہلِ سنت مذہب سے واقف نہ ہوں گے تو ان کو کیا

جواب دیں گے۔ عقل ونقل ہر اعتبار سے محفلِ میلاد کی افادیت ظاہر اور یہ واضح ہے کہ میلاد شریف باعثِ رحمت اور خیر وبرکت ہے۔ ؎

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

صلاۃ وسلام محفلِ میلاد میں ذکرِ ولادت کے وقت کھڑے ہو کر حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں ہدیۂ صلاۃ وسلام پیش کرنا باعثِ رحمت وبرکت اور موجبِ اجر وثواب ہے۔ اس کو شرک وبدعت کہنا صریح گمراہی وجہالت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ ۲۲ آیت ۵۶)

(ترجمہ) "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر، اے ایمان والو! نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر درود اور سلام بھیجو سلام بھیجنا"۔ (کنز الایمان)

اس آیتِ مقدسہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے حبیب ومحبوب کی بارگاہ میں صلاۃ وسلام بھیجنے کا حکم دیا۔ اس حکمِ الٰہی کو سن کر قلب میں خوشی اور اس کی تعمیل میں رغبت ونفرت سے ایمان کے کھرا وکھوٹا ہونے اور اس کے قوی و ضعیف ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ جن کے قلوب نورِ ایمان سے روشن ہیں وہ جھوم

جھوم کر صلاۃ وسلام پڑھنے میں روحانی لذت اور کیف وسرور محسوس کرتے ہیں اور جن کے دل نورِ ایماں سے محروم ہیں وہ صلاۃ وسلام سے بھاگتے اور مخالفت کرتے ہیں۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس حالت میں تشریف لائے کہ چہرۂ اقدس سے خوشی ومسرت کے آثار خاص طور پر نمایاں تھے۔ فرمایا میں اس وجہ سے مسرور ہوں کہ میرے پاس حضرت جبرئیل امین آئے اور فرمایا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کی امت کا کوئی شخص آپ پر درود بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں اور آپ کی امت کا کوئی شخص آپ پر سلام بھیجے تو میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔ میں نے کہا کہ ہاں (میں اس پر راضی ہوں) (نسائی، دارمی، احمد، مشکوٰۃ، کنز العمال)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آپ پر سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ (شفا شریف، ج ۲، ص ۶۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سے فرشتے زمین پر سیر کرتے ہیں اور میری امت کا سلام میرے پاس پہونچاتے ہیں۔ (نسائی، مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان مشرق ومغرب میں ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر میں اور میرے رب کے فرشتے اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (جلاء الافہام لابن قیم ص ۲۵)

ابن قیم وہابیوں کا مسلّم امام ومقتدا ہے۔ اس کو بھی یہ تسلیم ہے کہ روئے زمین پر

والے جہاں سے بھی اپنے آقا کی بارگاہ میں ہدیہ سلام پیش کرتے ہیں، سرکار سنتے بھی ہیں اور جواب سلام سے مشرف بھی فرماتے ہیں ـــــ کس قدر ظلم ہے کہ ایسے افعالِ مبارکہ کو شرک و بدعت سے تعبیر کیا جائے اور مسلمانوں کو خیر کثیر سے روکا جائے ـــــ اب رہا سوال تعظیماً دست بستہ سر و قد کھڑے ہو کر سلام پڑھنا۔ تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور آپ کی تعظیم بحکم الٰہی واجب ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ یعنی ان کی تعظیم و توقیر کرو

چنانچہ علامہ سید احمد زین دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب درر سنیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"شب ولادت میں اظہارِ فرحت کرنا اور میلاد شریف پڑھنا۔ اور ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔"

علامہ عثمان بن حسن محدث دمیاطی اپنے رسالہ اثباتِ قیام میں فرماتے ہیں:۔

"حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب و مستحسن و مندوب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور قیام کرنے والوں کو ثواب کثیر اور فضل کبیر حاصل ہوگا کیوں کہ یہ قیام تعظیم ہے۔ کس کی تعظیم اس نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں ظلماتِ کفر سے ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب سے ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشتِ معرفت و یقین میں داخل فرمایا۔"

اس کے بعد بہت سے دلائل نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"بلاشبہ امتِ محمدیہ کے اہلِ سنت وجماعت کا اجماع واتفاق ہے کہ
مستحسن ہے اور بے شک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت گمراہی پر
جمع نہیں ہوتی"۔

علامہ سید جعفر برزنجی اپنے رسالہ عقد الجواہر میں فرماتے ہیں:۔

"بے شک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکرِ ولادت کے وقت قیام کرنا ایسے ائمہ
نے بہتر سمجھا ہے جو صاحبِ روایت و درایت تھے۔ تو شادمانی ہے اس کے لئے جس کا
انتہائی مقصود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے"۔

علامہ جمال بن عبداللہ بن عمر مکی حنفی مفتی حنفیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:۔

"ذکرِ میلاد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام کرنے کو جماعت سلف نے مستحسن
کہا تو وہ بدعتِ حسنہ ہے"۔ (اقامۃ القیامہ، للامام احمد رضا القادری)

علامہ مولانا حسین بن ابراہیم مکی مالکی مفتی مالکیہ فرماتے ہیں:۔

"اس قیام کو بہت سے علماء نے مستحسن رکھا اور وہ بہتر ہے کیوں کہ ہم پر حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے"۔ (اقامۃ القیامہ)

علامہ مولانا محمد بن یحییٰ حنبلی مفتی حنابلہ فرماتے ہیں:۔

"ہاں ذکرِ ولادتِ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت قیام ضروری ہے کیوں کہ
روحِ اقدس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے، پس اس وقت تعظیم وقیام
لازم ہوا"۔
(اقامۃ القیامہ از اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت علیہ الرحمہ)

امام اجل فقیہ محدث سراج العلماء مولانا عبداللہ سراج مکی حنفی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں۔

"یہ قیام بڑے بڑے اماموں میں برابر چلا آرہا ہے اور اسے ائمہ وحکام نے برقرار

رکھا اور کسی نے رد و انکار نہ کیا۔ لہٰذا مستحب ٹھہرا۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اور کون مستحقِ تعظیم ہے اور اس کے ثبوت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کافی ہے کہ جو چیز مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہے وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے دیکھیے یہ تمام ائمہ و اکابر علماء۔ اور چاروں مذہب کے مفتیانِ کرام تعظیماً کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو مستحب و مستحسن فرما رہے ہیں اور سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ اب اگر اس قیام تعظیمی کو شرک و بدعت کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کرنا شرک و بدعت ہے تو سوائے اس کے کیا کہیں کہ ؎

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم رسول　　اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے　　ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

شِلّ فارس زلزلے ہوں نجد میں　　ذکرِ آیاتِ ولادت کیجئے

غیظ میں جل جائیں بیدینوں کے دل　　یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

کیجئے چرچا انھیں کا صبح و شام　　جانِ کافر پر قیامت کیجئے

یا رسول اللہ دہائی آپ کی　　گوشمالی اہلِ بدعت کیجئے

میرے آقا حضرتِ اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

کے پاس طبق ہدیہ کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ (فتح القدیر)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو بخشا تو مُردوں کی تعداد کے برابر پڑھنے والے کو ثواب ملے گا۔ (فتح القدیر)

ان احادیث سے بخوبی ثابت ہے کہ زندوں کے اعمال صدقات سے اموات کو نفع پہونچتا ہے

شرح عقائد نسفی میں ہے :۔

وَفی دُعاءِ الاحیاءِ للاموات وصدقتهم عنهُمُ نفع لهُمُ خلافا للمُعتزلة۔

(ترجمہ) "زندے، مُردوں کے لئے دُعا کریں اور صدقہ کریں تو مُردوں کو نفع پہنچتا ہے۔ معتزلہ اس کے مخالف ہیں۔"

شرح عقائد کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اہلِ سنت وجماعت کے یہاں بالاتفاق مردوں کو ثواب پہونچتا اور ان کے حسنات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور معتزلہ ایصالِ ثواب کا انکار کرتے ہیں۔ ____ موجودہ دور میں وہابی، دیوبندی، تبلیغی، اس کا بڑے شدّ ومد سے انکار کرتے ہیں اور شرک وبدعت سے تعبیر کرتے ہیں۔ آپ غور کریں کہ یہ لوگ مسلمانوں کو اسلاف واشراف کی راہ سے ہٹا کر گمراہوں کی روش پر چلانے میں کس قدر جری ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ منکرین ایصالِ ثواب کی بیہودہ باتوں پر قطعی دھیان نہ دیں۔

صلاۃ الاسرار

امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر شطنوفی قدس سرہ العزیز بہجۃ الاسرار شریف میں بہ سند صحیح حضور پُرنور، قطب ربانی، غوث صمدانی، محبوبِ سبحانی، پیر لاثانی، قندیلِ نورانی، سیدنا

مولانا ابو محمد محی الدین محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا، سے راوی فرماتے ہیں کہ:۔ "جو کسی سختی میں میری دہائی دے تو اس سے وہ سختی دور ہو جائے۔ اور جو کسی مشکل میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ مشکل اس کی حل ہو جائے۔ اور جو کسی حالت میں اللہ عزوجل کی طرف مجھ سے توسل کرے تو اس کی وہ حاجت پوری ہو جاوے، اور جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے۔ پھر بعد سلام نبی کریم رءوف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لیتا جاوے۔ پھر اپنی حاجت کا ذکر کرے تو بے شک وہ حاجت باذن اللہ پوری ہو۔

یہ مبارک نماز اس سلطان بندہ نواز سے اکابر ائمہ دین مثل امام یافعی و ملا علی قاری و مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے نقل و روایت فرمائی۔ اور امام اہل سنت مجدد ملت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے ایک مبسوط رسالہ اس کی تحقیق و اثبات و رد شکوک و شبہات میں مسمّیٰ بنام تاریخی "انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار" اور دوسرا رسالہ عربی مختصر اس کی ترکیب و کیفیت و طریقۂ حضرات مشائخ قدست اسرارہم میں مسمّیٰ بنام تاریخی "ازہار الانوار من صبا صلاۃ الاسرار" تصنیف فرمایا۔

ترکیب صلاۃ الاسرار

جسے دینی و دنیوی حاجت ہو وہ بعد سنن مغرب صلاۃ الاسرار کی نیت سے قرب الٰہی کے لئے اور حضور پر نور محی الملت، مقیم السنت، ملاذ العلماء، معاذ العرفاء، وارث الانبیاء، ولی الاولیاء، منبع الارشاد، مرجع الافراد، امام الائمہ، مالک الازمہ، کاشف الغمہ، ملجا الامہ

قطب الاعظم، غوثنا الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وجعل حرزنا فی الدارین رضاہ، کو ہدیہ پیش کرنے کے لئے دو رکعت نماز پڑھیں۔ اگر تازہ وضو کرلیں تو بہتر ہے۔ نیز اگر پہلے کچھ صدقہ دے دیں تو جلد مطلب حل ہو اور ردِ بلا کا سبب ہو ____ نماز میں بعد سورۂ فاتحہ، قرآن سے جو یاد ہو پڑھیں۔ اگر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی سورۂ اخلاص شریف گیارہ بار پڑھے تو بہتر ہے، پھر حسبِ دستور نماز پوری کرے۔ پھر سلام کے بعد کھڑے ہو کر سورۂ فاتحہ ایک بار، آیت الکرسی سات بار پڑھے پھر درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِهٖ وَابْنِهِ الْکَرِیْمِ وَاُمَّتِهِ الْکَرِیْمِ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پڑھے، پھر دل کو مدینہ کی طرف متوجہ کرکے گیارہ بار کہے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ پھر عراق کی طرف گیارہ معتدل قدم چلے، خضوع و ادب ملحوظ رہے اور یہ خیال کرے کہ گویا بغداد میں حاضر ہوں اور روضہ پاک میرے سامنے ہے اور سرکار اس میں قبلہ رُو آرام فرما ہیں۔ اور چاہئے کہ ان کے کرم پر اعتماد رکھے اور یہ سمجھے کہ وہ رضی اللہ عنہ دیکھ رہے ہیں اور ہر قدم پر یہ کہتا جائے۔ یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے عرض کرے۔ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ (۳ بار) یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِجَاهِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَبِجَاهِ ابْنِهٖ هٰذَا السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ

غَوْثِنَا الْاَعْظَمْ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ پھر اپنا دعا وحاجتیں بیان کرے۔ پھر تین بار آمین کہے۔ پھر تین بار درود شریف پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پر ختم کرے اور بکوشش روئے اور رونا نہ آئے تو رونے والا جیسا منہ بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرمائے گا۔

ماہ جمادیٰ الاولیٰ

جمادی الاولی، اسلامی سال کا پانچواں مہینہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس کی برکتوں سے ہم سب کو نوازے۔ (آمین)

صلاۃ التسبیح کی فضیلت

اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کریگا مگر دین میں سستی کرنے والا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ کروں؟ کیا میں تم کو نہ دوں؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارا گناہ بخش دے گا۔ اگلا، پچھلا، پرانا، نیا جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا، چھوٹا اور بڑا۔ پوشیدہ اور ظاہر۔ اس کے بعد صلاۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے کہ ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور اگر روز نہ کرو تو ہر جمعہ میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار، اور یہ بھی نہ کرو تو عمر میں ایک بار ضرور پڑھ لو۔

(ابو داؤد، ترمذی)

صلاۃ التسبیح ادا کرنیکا طریقہ

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی ترکیب یوں مروی ہے کہ صلاۃ التسبیح کی نیت سے چار رکعات نماز پڑھے۔ بعد ثنا پندرہ بار یہ تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھیں پھر تعوذ و تسمیہ اور سورۂ فاتحہ و سورت پڑھنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں، پھر رکوع کریں۔ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کم سے کم تین بار کہنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور بعد سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ دس بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ کو جائیں اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کم از کم تین مرتبہ کہنے کے بعد یہی تسبیح دس بار پڑھیں۔ پھر سجدے سے سر اٹھائیں اور دس بار یہی تسبیح پڑھیں۔ پھر دوسرے سجدہ میں بھی پہلے سجدہ کی طرح دس بار پڑھیں۔ یہ ایک رکعت میں کل پچھتر تسبیحیں ہوئیں۔ اور آپ کو چار رکعت میں تین سو بار تسبیحیں پڑھنا ہے۔ اب دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف پڑھنے سے پہلے پندرہ بار، بعد سورہ دس بار، بقیہ گذشتہ پہلی رکعت کی طرح یہ رکعت بھی مکمل کر کے قعدہ میں التحیات کے بعد درود ابراہیم پڑھیں۔ قعدہ میں تسبیحات نہ پڑھیں۔ یوں ہی تیسری و چوتھی رکعات مکمل کر کے سلام پھیر دیں۔ (غنیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے تو فرمایا سورۃ التکاثر، والعصر، الکافرون، الاخلاص اور بعض نے کہا ہے سورہ حدید، حشر، صف اور تغابن (بہار، رد المحتار)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَ اَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَّكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحٰنَ خَالِقِ النُّوْرِ ط (بہار و ردّ المحتار)

تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔ ہر وقت غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔

(عالمگیری و ردّ المحتار)

ماہ جمادی الاُخریٰ

ماہ جمادی الاخریٰ ۔ یہ اسلامی سال کا چھٹا مہینہ ہے ۔

معمولات و اوراد کی کتابوں میں بالتصریح اس مہینہ کے فضائل و وظائف نظر سے نہیں گذرے ۔ بقیہ مہینوں میں جو نوافل و عملیات منقول ہیں ان کی برکتیں مسلم اور ان کے فیضانِ اثر سے جسم و روح ضرور متاثر ہوتی ہے ۔ مگر کوئی فرائض و واجبات اور سنن مؤکدات کو ترک کر کے یا ان کی ادائیگی میں کسل و کوتاہی سے کام لے کر نوافل و اوراد میں مشغول و منہمک ہو کر خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کر سکتا کیوں کہ فرائض اصل و اساس ہیں اور نوافل فرع و شاخ ہیں اور کوئی شاخ بغیر تنا کے ترو تازہ اور بار آور نہیں ہو سکتی ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب خلیفۂ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی نزع کا وقت ہوا تو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا :- اے عمر ! اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ رات میں انھیں کرو تو قبول نہ فرمائے گا ۔ اور کچھ کام رات میں ہیں کہ انھیں دن میں کرو تو مقبول نہیں ہوں گے ۔ اور خبردار ہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتی جب تک کہ فرض ادا نہ کر لیا جائے ۔ (نقلہ الامام الجلیل الجلال السیوطی فی الجامع الکبیر)

حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم حضرت شیخ محی الملۃ والدین عبد القادر جیلانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں کیا گیا جگر شگاف مثالیں ایسے شخص کے لئے ارشاد فرمایا ہے جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے۔ فرماتے ہیں کہ اس کی کہاوت ایسی ہے جیسی کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہو اور اس کے غلاموں کی خدمت گاری میں موجود ہے۔

اسی کتاب مبارکہ میں ہے کہ حضور پر نور مولی المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا جو فرض چھوڑ کر سنت و نوافل میں مشغول ہوگا یہ بھی قبول نہ ہونگے اور خوار کیا جائے گا۔

حضرت شیخ الشیوخ سیدنا امام شہاب الملۃ والدین سہروردی قدس سرہ العزیز عوارف المعارف شریف میں حضرت خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں، ہمیں خبر پہونچی کہ اللہ عزوجل کوئی نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا ہو جائے۔ اللہ ایسے لوگوں سے فرماتا ہے تمہاری مثال اس بندہ جیسی ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے۔

ایمان و تصحیح عقائد مطابق مذہب اہل سنت و جماعت کے بعد نماز تمام فرائض میں نہایت اہم و اعظم ہے۔ قرآن عظیم و احادیث نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ و اکرم التسلیم اس کی اہمیت سے مالامال ہیں جابجا اس کی تاکید آئی اور اس کے چھوڑنے والوں پر وعید فرمائی گئی ہے۔ مسلمان اپنے رب عزوجل اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان سنیں اور اس کی توفیق سے اس پر عمل کریں۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ

الرَّاكِعِيْنَ۔

یعنی: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو یعنی باجماعت ادا کرو۔

اور فرماتا ہے:-

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ

یعنی: تمام نمازوں خصوصاً بیچ والی نماز (عصر) کی محافظت رکھو اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔

نماز کو مطلقاً چھوڑ دینا تو سخت ہولناک چیز ہے۔ اسے قضا کر کے پڑھنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔

یعنی: خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ وقت گذار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔

جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اس کا نام ویل ہے۔ قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مستحق ہیں۔

اور فرماتا ہے:-

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا

یعنی: ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور نفسانی خواہشوں کا اتباع کیا۔ عنقریب انہیں سخت عذاب طویل و شدید سے ملنا ہوگا غَیًّا جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے۔ اس میں ایک کنواں ہے جس کا نام هَبْهَبْ ہے۔ جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے تو اللہ عزوجل اس کنواں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی:

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا

یعنی: جب بجھنے پر آئے گی ہم انہیں اور بھڑک زیادہ کریں گے۔

یہ کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لیے ہے۔

نماز کی اہمیت کا اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ عزوجل نے سب احکام اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین پر بھیجے۔ جب نماز فرض کرنی منظور ہوئی تو حضور اکرم کو اپنے پاس عرش عظیم پر بلا کر اسے فرض کیا اور شبِ اسریٰ میں یہ تحفہ دیا۔

(بہار شریعت)

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ دینا۔ (۴) حج کرنا۔ اور (۵) ماہ رمضان کا روزہ رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا وہ عمل ارشاد ہو کہ مجھے جنت میں لیجائے اور جہنم سے بچائے۔ فرمایا اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز قائم رکھ اور زکوٰۃ دے اور رمضان کا روزہ رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ اسلام کا ستون نماز ہے۔ (ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے رمضان تک ان تمام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں جو ان کے درمیان ہوں جب کہ کبائر سے بچا جائے۔ (صحیح مسلم)

انھیں سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ تو کسی کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس نہر میں ہر روز پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب خطاؤں کو محو فرما دیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاڑوں میں باہر تشریف لے گئے۔ پت جھڑ کا زمانہ تھا۔ دو ٹہنیاں پکڑ لیں، پتے گرنے لگے تو آپ نے فرمایا اے ابو ذر! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا مسلمان بندہ اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے اس درخت سے پتے۔

(امام احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں طہارت (وضو و غسل) کر کے فرض ادا کرنے کے لئے

مسجد میں جاتا ہے تو ایک قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے اور دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے
(صحیح مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن بندہ سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ درست ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک رہیں گے اور یہ بگڑی تو سبھی بگڑے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ خائب وخاسر ہوا۔ (طبرانی اوسط)

نوفل بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کی نماز فوت ہوئی گویا اس کے اہل ومال جاتے رہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قصداً نماز چھوڑی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ (ابونعیم)

امام احمد و دارمی و بیہقی نے شعب الایمان میں نقل فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پر محافظت (مداومت) کی قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور وبرہان ونجات ہوگی اور جس نے محافظت نہیں کی اس کے لئے نہ نور ہے نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے دن قارون وفرعون اور ہامان وابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امیرالمومنین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صوبوں کے حاکموں کے پاس فرمان بھیجا تھا کہ تمہارے سب کاموں سے اہم میرے نزدیک نماز ہے۔ جس نے اس کا حفظ کیا اور اس پر محافظت

کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اوروں کو بدرجۂ اولیٰ ضائع کرے گا۔ (بخاری و مسلم)

قضاءِ عمری

قضا نمازوں کے ادائیگی کی آسان ترکیب

ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت، بالغ ہوتے ہی نماز پڑھنا فرض قطعی ہے۔ اگر کوئی شخص بالغ ہونے کے کئی سال بعد نمازی ہوا تو اس درمیان کی نمازیں جو قضا ہو چکی ہیں اس کا ادا کرنا فرض ہے۔ مثلاً عبد اللہ چودہ برس کی عمر میں بالغ ہوا، اور جب اس کی عمر بیس سال کی ہوئی تو وہ نماز کا پابند ہوا تو اس کو چھ برس کی قضا نمازیں پڑھنی ہوں گی۔ جس مرد کو اپنے بالغ ہونے کی تاریخ وسال یاد نہ ہو تو وہ اپنے بلوغ کی مدت بارہ برس کی عمر سے قرار دے۔ کیوں کہ فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ لڑکا بارہ برس کی عمر میں بالغ ہوتا ہے۔ اس حساب سے اپنی عمر سے بارہ برس وضع کرکے بقیہ سالوں کی قضا نمازیں ادا کرے۔ اور جس عورت کو اپنے بلوغ کی تاریخ وسال یاد نہ ہوں وہ اپنے بلوغ کی مدت نو برس کی عمر سے قرار دے کر (اور ساتھ ہی ہر ماہ سے ایام حیض، اور نفاس کے ایام بھی کم کرلے کیوں کہ ان دنوں کی نمازوں کی قضا عورتوں پر لازم نہیں ہے) اپنی قضا نمازوں کا حساب لگائے اور انھیں ادا کرے۔

ہر وہ آدمی جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں ان پر لازم ہے کہ جلد از جلد

ادا کریں۔ نہ معلوم کس وقت موت آجائے۔ حاجتِ طبعی اور ضروری کام (کہ جن کے بغیر گذر نہیں) کے علاوہ بقیہ اوقات میں قضا نمازیں ضرور ادا کرے۔ یوں ہی نوافل یومیہ و سنّتِ غیر موکدات کی جگہ قضا ہی پڑھے۔ ایسے ہی بڑی راتوں میں نوافل کی جگہ قضا نمازیں ہی ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید رکھے کہ وہ قضا کو قبول فرما کر نوافل کے ثواب سے بھی محروم نہ رکھے گا۔

ایک دن کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔ یعنی فجر کے فرض کی دو رکعات، ظہر کے فرض کی چار رکعات، عصر کے فرض کی چار رکعات، مغرب کے فرض کی تین رکعات، عشاء کے فرض کی چار رکعات اور وتر کی تین رکعات واجب۔ ان نمازوں کو سوائے طلوع و غروب اور زوال کے (کہ اس وقت سجدہ حرام ہے) ہر وقت ادا کر سکتا ہے اور اختیار ہے کہ پہلے فجر کی سب نمازیں ادا کرلے پھر ظہر، پھر عصر، پھر مغرب، پھر عشاء یا سب نمازیں ساتھ ساتھ ادا کرتا جائے اور ان کا ایسا حساب لگائے کہ تخمینہ میں باقی نہ رہ جائیں۔ زیادہ ہو جائے تو حرج نہیں۔ ساری قضا نمازیں بقدر طاقت رفتہ رفتہ جلد ادا کرلے کاہلی نہ کرے۔ جب تک فرض ذمّہ باقی رہتا ہے، کوئی نفل قبول نہیں کی جاتی۔

جب قضا نماز کی ادائیگی کے لئے کھڑا ہو تو اس وقت اس کی نیّت کرنی ضروری ہے۔ مثلاً فجر کی نیّت یوں کرے "میں نے سب میں پہلی فجر پڑھنے کی نیّت کی جو مجھ سے قضا ہوئی، اللہ تعالیٰ کے لئے کعبہ شریف کی طرف متوجّہ ہو کر، اَللّٰہُ اَکْبَر۔ اسی طرح ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور وتر کی نیّت کرے جن لوگوں کے ذمہ قضا نمازیں بہت زیادہ ہوں ان کے لئے اعلیٰحضرت نے تخفیف کی چار صورتیں ارشاد فرمایا ہے۔ تاکہ وہ آسانی کے ساتھ قضا نمازیں ادا کر سکیں

اوّل: فرض کی تیسری و چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سُبْحٰنَ اللّٰہِ تین مرتبہ کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔ مگر یہاں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سیدھے کھڑے ہو کر سُبْحَانَ اللّٰہِ شروع کریں اور سُبْحَانَ اللّٰہِ پورا کھڑے کھڑے کہہ کر رکوع کے لیے سر جھکائیں۔ یہ تخفیف صرف فرض کی تیسری و چوتھی رکعت کے لیئے ہے۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں۔

دوم: تسبیحات رکوع و سجود میں صرف ایک ایک بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔ مگر یہ ہمیشہ ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب آدمی رکوع میں پورا پہونچ جائے اس وقت سُبْحَانَ کا سین شروع کرے اور جب عظیم کا میم ختم کرے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح جب سجدوں میں پورا پہونچ جائے اس وقت تسبیح شروع کرے اور جب پوری تسبیح ختم کر لے تو سجدہ سے سر اٹھائے۔ بہت سے لوگ جو رکوع اور سجدہ میں آتے جاتے یہ تسبیح پڑھتے ہیں بہت غلطی کرتے ہیں۔

سوم: یہ کہ نماز فجر میں التحیات اور یوں ہی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور وتر میں پچھلی التحیات کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ کی جگہ صرف یہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

چہارم: یہ کہ نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں دُعائے قنوت کی جگہ تین یا ایک بار رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہے۔

(ماخوذ، از: فتاویٰ رضویہ۔ ص ۶۲۱، ۶۲۲، ج ۳)

(الملفوظ شریف۔ ص ۶۰، ۶۱۔ ج ۱)

ماہ رجبُ المرجّبُ

ماہ رجب المرجب اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے۔ اس میں دعائیں قبول اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

ماہ رجب کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینوں کی گنتی جس دن سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے ہیں ایک رجب ہے اور اس کے بعد تین مہینے مسلسل ہیں۔ یعنی ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے تو جس نے رجب میں ایک دن کا روزہ رکھا (یقین و اخلاص کے ساتھ) تو اس نے اللہ عزوجل کی خوشنودی اپنے اوپر واجب کرلی۔ اسے فردوس اعلیٰ میں ٹھہرایا جائیگا۔ اور جس نے رجب کے دو دن کے روزے رکھے تو اسے دوگنا اجر دیا جائے گا۔ ہر اجر (ثواب) کا وزن دنیا کے پہاڑوں کے برابر ہوگا۔ اور جس نے تین روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق حائل کردے گا جس کی مسافت ایک سال کی ہوگی۔ جس نے چار روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کو جذام و جنون اور برص

جیسے امراض اور فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا۔ جس نے پانچ روزے رکھے اسے قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا۔ جس نے چھ دن کے روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے اس طرح اٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔ اور جس نے سات روزے رکھے تو اس کے لئے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور جس نے آٹھ روزے رکھے اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور جس نے نو روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے کلمۂ شہادت پڑھتا ہوا اٹھے گا اور اس کا منہ جنت کی طرف ہوگا۔ جو دس روزے رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے پل صراط کے ہر میل پر ایک آرام دہ بستر مہیا فرمائے گا۔ اور جو گیارہ روزے رکھے گا قیامت کے دن اس سے افضل اور کوئی امتی نظر نہ آئے گا سوائے ایسے شخص کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ ماہِ رجب کے روزے رکھے ہوں۔ اور جو شخص اس ماہ کے بارہ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے دو جوڑے پہنائیگا کہ اس کا ایک جوڑا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہوگا۔ اور جو تیرہ روزے رکھے گا قیامت کے دن عرش کے سائے میں اس کے لئے دسترخوان بچھایا جائے گا اور اس سے اس کا جو دل چاہے گا، کھائے گا جب کہ اور دوسرے لوگ سخت تکالیف میں مبتلا ہوں گے۔ اور جس نے چودہ (۱۴) روزے رکھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرے گا جو نہ کبھی دیکھی اور نہ کبھی اس کے بارے میں کسی سے کچھ سنا، نہ کسی کے دل میں کچھ خیال گذرا ہوگا۔ اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے محشر میں ان کے ساتھ کھڑے ہونے والوں میں شامل کرے گا جہاں سے جب کسی مقرب فرشتے یا نبی و رسول علیہم السلام کا گذر ہوگا تو وہ اس کو امن والوں میں ہونے کی مبارکبادی دیں گے۔ (غنیۃ الطالبین)

ایک روایت میں پندرہ روزے سے زائد کی بھی فضیلت آئی ہے۔

صلاۃ الرغائب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لیلۃ الرغائب (شبِ اشتیاق) میں نماز کا تذکرہ فرمایا ہے اور یہ رجب کی پہلی شب جمعہ ہے۔ اس میں بارہ رکعات نفل چھ سلام سے اجلہ اولیائے کرام سے منقول ہے اس کی ادائگی کا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر، اور بارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے اور بعد سلام اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ستر مرتبہ پڑھ کر بحالت سجدہ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ستر مرتبہ پڑھ کر سر اٹھائے اور یہ دعا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ عَنَّا نَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ ستر مرتبہ پڑھے۔ پھر بحالت سجدہ اپنی مرادیں مانگے تو اس کی مرادیں پوری ہوں گی۔ اس نماز کی بے شمار فضیلتیں، احادیث و اہل اللہ سے منقول ہیں۔ (غنیۃ الطالبین۔ ماثبت بالسنۃ)

۲۷ رجب کی نماز و روزہ کی فضیلت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً یہ حدیث مروی ہے کہ ۲۷ رجب المرجب کو اعمال و عبادات کرنے والوں کے نام سو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جس نے اس شب میں بارہ رکعات اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ پڑھی اور دو رکعات پر سلام کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ سو مرتبہ اور درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر اپنے دنیاوی امور کی تکمیل کے لئے دعا مانگی اور پھر صبح

کو روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعائیں قبول کرے گا۔ سوائے کسی خلاف شرع (کام کے لیے) دعا کے۔ (ماثبت بالسنۃ)

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب ۲۷ رجب ہوتی تو وہ اعتکاف میں بیٹھے ہوتے تھے اور بعد نمازِ ظہر نفل پڑھنے میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد وہ چار رکعتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ، سورۃ القدر تین مرتبہ اور سورۃ الاخلاص پچاس مرتبہ پڑھتے تھے۔ پھر عصر تک دعاؤں میں مشغول رہتے۔ انھوں نے فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔ (غنیہ)

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اقبال

اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

ماہ شعبان المعظم

شعبان المعظم اسلامی سال کا آٹھواں مبارک و مقدس مہینہ ہے۔ اس میں اللہ عزوجل نے اپنے مومن و مخلص بندوں کی مغفرت و نجات کا سامان فراہم کیا ہے اور اس کے حبیب اکرم و مکرم مالک جنت رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں پائے جانے والے فیوض و برکات سے آگاہ فرمایا اور اس کے حصول کے طریقوں کی طرف رہنمائی فرمائی۔

فضائل شعبان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شعبان میرا مہینہ ہے، رجب اللہ کا اور رمضان میری امت کا۔ شعبان گناہوں کو دور کرنے والا ہے اور رمضان بالکل پاک کر دینے والا۔ ——— رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رجب اور رمضان کے درمیان شعبان کا مہینہ ہے لوگ اس کی طرف سے غفلت کرتے ہیں حالاں کہ اس ماہ میں بندوں کے اعمال رب العالمین عزوجل کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔ اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح پیش ہوں کہ میرا روزہ ہو۔ (غنیہ)

حضور تاجدار کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماہ شعبان کو تمام مہینوں پر ایسی فضیلت ہے جیسے مجھے تمام نبیوں (علیہم السلام) پر فضیلت حاصل ہے۔

حضور سید الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب شعبان کا مہینہ آئے تو اپنے نفسوں کو رمضان المبارک کے لئے پاک کرو اور اپنی نیتوں کو اچھا کرو کہ بے شک شعبان کی بزرگی ایسی ہے جیسے میری عظمت و بزرگی ہے تم لوگوں پر۔ خبردار ہو جاؤ کہ بے شک شعبان میرا مہینہ ہے۔ تو جس نے شعبان میں ایک دن روزہ رکھا اس کو میری شفاعت حلال ہو گئی۔"

شب برات کی فضیلت

حضرت عکرمہ اور ایک جماعت مفسرین کا فرمان ہے کہ قرآن عظیم میں جس رات کو لیلۃ مبارکۃ فرمایا گیا ہے وہ شعبان کی پندرہویں رات ہے۔ اس مبارک رات میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف قرآن حکیم کا نزول ہوا

کتب تفاسیر مثلاً صاوی و جمل میں شعبان المعظم کی پندرہویں رات کے چار نام مرقوم ہیں۔ لیلۃ المبارکۃ (برکت والی رات) لیلۃ البرات (مغفرت والی رات) لیلۃ الرحمت (رحمت والی رات) لیلۃ الصک (پروانۂ نجات و بخشش ملنے والی رات)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو آسمان دنیا کی طرف تجلی خاص فرماتا ہے۔ اور بنی کلب کی بکریوں کے جتنے بال ہیں اس سے زیادہ تعداد میں (میری امت کی) مغفرت فرماتا ہے (ترمذی، ابن ماجہ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل میری خدمت میں شعبان کی پندرہویں رات میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سر انور کو آسمان کی

طرف بلند فرمائیے۔ میں نے کہا کہ یہ کون سی رات ہے تو جبرئیل نے عرض کیا کہ
یہ مبارک رات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات میں رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے
اور سب مسلمانوں کو بخشتا ہے سوائے بدمذہبوں، مشرکوں، جادوگروں، کاہنوں، زنا پر
اصرار کرنے والوں، مستقل شرابی۔ ایک حدیث میں ہے مسلمانوں میں جھگڑا ڈلوانے
والا، دوسری حدیث میں ہے سود خور، تکبرانہ انداز سے پائجامہ، اور تہبند کو
ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، ماں باپ کا نافرمان۔ ان لوگوں کی اللہ تعالیٰ اس وقت
تک مغفرت نہیں فرماتا جب تک وہ ان برائیوں کو ترک کرکے یا چھوڑنے کا مصمم ارادہ
کرکے توبہ واستغفار نہ کرلیں۔

امیر المومنین سیدنا ومولانا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں
شب ہو تو اس میں نوافل پڑھو اور پندرہ کو دن میں روزہ رکھو۔ بے شک وہ رات برکت
والی ہے اور اللہ تعالیٰ اس مبارک رات میں ارشاد فرماتا ہے۔ کون ہے مغفرت چاہنے
والا کہ میں اس کو بخش دوں۔ اور کون ہے عافیت طلب کرنے والا کہ میں اس کو عافیت
عطا فرماؤں۔ اور کون ہے روزی مانگنے والا کہ میں اسے روزی عطا کروں۔ کوئی یہ مانگنے
والا ہے۔ کوئی یہ مانگنے والا ہے۔ صبح صادق طلوع ہوتے تک یہ ندائیں اور بخششیں
ہوتی رہتی ہیں۔

ایک روایت یوں ہے۔ جس مسلمان نے عید کی دونوں راتوں اور پندرہویں
شعبان کی رات کو زندہ کیا (یعنی ان راتوں میں عبادت کی) تو اس کا دل مردہ نہیں ہوگا جس
دن لوگوں کے دل مردہ ہوجائیں گے۔

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید نا رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کیا جانتی ہو کہ اس رات (یعنی پندرہویں شعبان) میں کیا ہوتا ہے؟ آپ نے عرض کیا! یارسول اللہ! ارشاد فرمایئے کہ اس رات میں کیا ہوتا ہے۔ تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شب میں پورے سال جو پیدا ہوتے ہیں وہ لکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور سال بھر میں جتنے ہلاک ہونے والے ہیں وہ بھی لکھ دیئے جاتے ہیں اور اسی شب برارت میں ان کے اعمال بلند کیے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے رزق اتارے جاتے ہیں۔

شب برارت کی نماز و اوراد و اعمال

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس رات (پندرہویں شب) میں سو رکعات پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس سو فرشتے بھیجے گا جن میں سے تیس فرشتے اس کو جنت کی بشارت دیں گے اور تیس اس کو جہنم کے عذاب سے بچائیں گے اور تیس دنیا کی آفتوں اور بلاؤں کو اس سے دور کریں گے۔ اور دس فرشتے ابلیس لعین کے مکر و فریب سے اس کو بچائیں گے۔

(تفسیر کبیر و صاوی)

مفتاح الجنان میں ہے کہ جو شخص ۱۴ شعبان کو غروب آفتاب کے قریب چالیس مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے گناہ بخش دے گا، اور جنت میں چالیس حوریں اس کی خدمت کے لئے مقرر کرے گا۔

مقصود القاصدین میں ہے کہ جو کوئی سنی مرد یا عورت شب برارت میں بیس

رکعات نفل پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ دس بار سورۂ اخلاص پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں لکھوائے گا۔

شب برات میں بعد نمازِ مغرب چھ رکعات نفل، دو رکعات کی نیت سے پڑھنا بھی منقول ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے :۔۔۔۔۔۔۔۔ پہلی دو رکعات کے بعد ایک بار سورۂ یٰسین شریف یا ۲۱ بار سورۂ اخلاص شریف پڑھ کر دعائے شب برات پڑھے، اور خیرِ عافیت و نیت کے ساتھ درازیٔ عمر کیلئے دعا مانگے۔ قبول ہوگی۔ پھر دو رکعات کے بعد سورۂ یٰسین یا ۲۱ بار سورۂ اخلاص کے بعد دعائے نصف شعبان ایک بار پڑھ کر دفع بلا کی دعا کرے۔ پھر دو رکعات کے بعد سورۂ یٰسین یا سورۂ اخلاص ۲۱ بار پڑھ کر مخلوقات کا محتاج نہ ہونے کی دعا مانگے۔

امام عارف باللہ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اس عطا و بخشش والی رات میں یہ دعا: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بکثرت پڑھیں

علمائے کرام فرماتے ہیں جو کوئی مسلمان اس رات میں غسل کر کے دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگائے اور سرمہ لگاتے وقت یہ نوری درود شریف پڑھتا ہے تو پورے سال میں اس کی آنکھ نہ دکھے اور عبادتِ الٰہی میں سستی نہ کرے اور نظر تیز ہو جائے

وہ درود شریف یہ ہے :۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُّوْرِكَ الْمُنِيْرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

دعا شبِ برأت حضور اکرم نور مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اس دُعا کو شبِ برأت میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بُری موت یا ناگہانی موت سے محفوظ رکھے گا۔ وہ دعا یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْاِحْسَانِ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ظَهِيْرَ اللَّاجِئِيْنَ ط وَجَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَيَا رَجَآءَ الرَّاجِيْنَ ط وَيَآ اَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ ط وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ ط وَيَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ عِنْدَكَ مَحْرُوْمًا وَّشَقِيًّا وَّ مَطْرُوْدًا وَّ مُقَتَّرًا عَلَيَّ رِزْقِيْ. فَامْحُ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَتَقْتِيْرَ رِزْقِيْ وَاكْتُبْنِيْ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ سَعِيْدًا غَنِيًّا مُّوَفَّقًا لِّلْخَيْرِ مُوَسَّعًا عَلٰى رِزْقِيْ ج فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ﺻﻠﮯ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتَابِ

اِلٰھِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَھْرِ شَعْبَانِ الْمُکَرَّمِ الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْھَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ ط وَیُبْرَمُ عَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَا تَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ ط اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

شبِ برات میں مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ خیرات وصدقات کریں، نوافل پڑھیں وقرآن عظیم کی تلاوت کریں۔ درود شریف ومیلاد شریف پڑھیں، ذکرِ الٰہی اور ذکرِ رسول کے حلقے کریں، حمد ونعت اور مناقب پڑھیں وسنیں۔ صلاۃ و سلام کی محفل منعقد کریں۔ اس میں شریک ہوں۔ اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کریں۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے تضرع زاری کے ساتھ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے اپنے لئے واپنے اہلِ عیال اور تمام اہلِ سنت وجماعت کے امن وسلامتی اور عفو وعافیت اور استقامت بر مذہب اہلِ سنت کے لئے دعائیں کریں۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں جائیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ یہ حضور سید المحبوبین اشرف

المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنّتِ کریمہ ہے۔ اپنے مرحومین کی ارواح و صلحاء کی ارواح کیلئے ایصالِ ثواب کریں کیوں کہ اس سے ان کی روحیں خوش ہو کر جاتی ہیں۔ آتش بازی و خلافِ شرع امور سے اجتناب کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا صَلَّيْتَ عَلَيْهِ وَمَلٰٓئِكَتُكَ وَجَمِيْعُ مَخْلُوْقَاتِكَ حَتَّى الْاٰنِ وَتُصَلِّيْ عَلَيْهِ اِلَى الْاَبَدِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

(یا اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر اور اُن کی آل اور اصحاب پر اتنی تعداد میں درود اور خوب سلام بھیج جتنی تعداد میں تو نے اور تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوقات نے آج تک بھیجا اور ابد تک بھیجتے رہیں گے۔)

ماہِ رمضان المبارک

رمضان شریف۔ یہ اسلامی سال کا نواں مہینہ ہے۔ اللہ عزوجل نے ہمیں اس ماہِ مبارک میں عظیم نعمتوں سے سرفراز فرمایا اس کی ہر ساعت رحمت بھری ہے۔ اس مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر، اور فرض کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے۔ اس ماہ میں مرنے والا مومن سوالاتِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔

فضائل رمضان المبارک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب رمضان آتا ہے آسمان، رحمت، جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ آقا کا فرمانِ عالی شان ہے کہ رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیئے۔

(بخاری، مسلم، نسائی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت ابتدائے سال سے سال آئندہ تک رمضان کیلئے آراستہ کی جاتی ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنّت کے پتوں سے عرش کے نیچے

ایک ہوا حورعین پر چلتی ہے۔ وہ کہتی ہے اے رب تو اپنے بندوں سے ہمارے لیے ان کو شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔ (بیہقی)

حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے؟ تو میری امت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔ (بہار، ابن خزیمہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دیگا اور ہر روز دس لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کئے گئے ان کے مجموعہ کے برابر اس ایک رات میں آزاد کرتا ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ اصبہانی)

اگر کوئی بلا عذر رمضان کا روزہ نہ رکھے تو بادشاہِ اسلام کو چاہیئے کہ اسے قتل کرادے۔

فضائل روزہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لئے رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ کا نام ریان ہے۔
اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو روزہ رکھتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدمی کے ہر نیک کام کا بدلہ دس سے سات سو تک دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک افطار کے وقت ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے۔ اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو بیہودہ نہ بکے اور نہ چیخے۔ پھر اگر کوئی اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور فرما دے گا۔ (ترمذی و نسائی وغیرہما)

افطار کرنے و کرانے کی فضیلت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر دن میں وعظ فرمایا اور ارشاد فرمایا جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں سے کچھ کم ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ

یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہم میں کا ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (بیہقی شعب الایمان)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو حلال کمائی سے رمضان میں روزہ افطار کرائے تو رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ (طبرانی کبیر)

سہل ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمیشہ لوگ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی)

سحری کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(بخاری، مسلم، ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

(طبرانی اوسط)

اعتکاف

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت امام عالی مقام نواسۂ رسول سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے کہ جیسے دو حج اور دو عمرے کیے۔ (بیہقی)

اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کردیں تو سب سے مطالبہ ہوگا۔ اور شہر میں ایک نے کرلیا تو سب بری الذمہ ہو جائیں گے۔

(بہار، درمختار، عالمگیری)

تراویح کا بیان تراویح مرد و عورت سب کیلئے بالاجماع سنت مؤکدہ ہے۔ اس کا ترک جائز نہیں۔ اس پر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مداومت فرمائی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی پڑھی اور اسے پسند فرمایا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ارشاد فرماتے ہیں کہ جو رمضان میں قیام کرے (نوافل و سنن پڑھے) ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لئے، اس کے گذشتہ سب صغائر گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر (تراویح) فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی۔ پھر سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا۔ یا کوئی تنہا پڑھ رہا ہے کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں۔ فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کردوں تو بہتر ہو۔ سب کو ایک امام اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اکٹھا کردیا۔ پھر دوسرے

دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ ایک امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا
نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ۔ (مسلم وغیرہ)

تراویح بیس رکعتیں ہیں۔ اس کا وقت فرض عشاء کے بعد طلوعِ فجر تک ہے۔
تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل ہے۔ (بہار، درمختار)

تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگ چھوڑ دیں گے تو سب گنہگار ہوں گے ــــــــ رمضان شریف میں وتر جماعت کے ساتھ افضل ہے جب کہ عشاء کی جماعت میں شریک رہا ہو۔

اگر کسی وجہ سے ختم نہ ہو تو سورتوں کی تراویح پڑھیں اور اس کیلئے بعضوں نے یہ طریقہ رکھا ہے کہ الم تر کیف سے آخر تک دو بار پڑھنے میں بیس رکعات ہو جائیں گی۔ (عالمگیری)

شبِ قدر شب قدر کی فضیلت قرآن و سنت سے صراحۃً ثابت ہے۔
اس رات کی عبادت ان ہزار مہینوں کی عبادتوں سے افضل ہے جو شب قدر سے خالی ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؕ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙۛ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ قف هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۧ ﴿۵﴾

یعنی ـــــ بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا، اور تم نے کیا جانا کیا ہے شب قدر؟ شب قدر ہزار مہینوں سے افضل، اس میں فرشتے اور جبرئیل اترتے ہیں۔ اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔ وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔ (کنز الایمان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ایمان ویقین کے ساتھ روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان ویقین کے ساتھ (یعنی ثواب کی امید سے) قیام (یعنی نوافل، تلاوت، ذکر، درود، دعا و استغفار) کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ تم میں آیا ہے۔ اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے تو جو شخص اس کی برکتوں سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا۔ اور نہیں محروم رکھا جاتا ہے اس کی بھلائیوں سے مگر وہ جو بالکل بے نصیب ہو۔ (ابن ماجہ)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں (مثلاً اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسوں، انتیسویں) میں (شب قدر کو) تلاش کرو۔ (بخاری)

انہیں سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

پوچھا کہ یا رسول اللہ ! اگر مجھ کو شبِ قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ یہ دُعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترمذی)

حضرت ابی بن کعب و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و اکثر ائمہ کا قول ہے کہ شبِ قدر ستائیسویں شب ہے۔ (صاوی)

صاحب مدارک التنزیل علامہ عبد اللہ بن احمد نسفی۔ لیلۃ القدر کی تعیین کے سلسلے میں ستائیسویں شب کو ترجیح دیتے ہوئے اس سلسلے میں قائم اللیل امام الائمہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ عنا سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شبِ قدر کے سلسلے میں حلفیہ فرماتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں ہی شب ہے اور اسی پر جمہور کا عمل ہے۔ (مدارک التنزیل)

الفاظ قرآن سے بھی اس طرف اشارہ ملتا ہے۔ مثلاً سورۃ القدر میں "لیلۃ القدر" تین جگہ ارشاد ہوا اور "لیلۃ القدر" میں نو حروف ہیں۔ تینوں لیلۃ القدر کے حروف شمار کرنے سے ستائیس ہوتے ہیں (۹ × ۳ = ۲۷)

روایات کے پیش نظر پورے عشرہ اواخر رمضان میں نوافل و استغفار کی کثرت رکھے بالخصوص طاق راتوں میں اس کا ضرور اہتمام کرے۔ اگر پوری رات عبادت و تلاوت کیلئے جاگنا ممکن نہ ہو تو نمازِ عشاء جماعت سے پڑھ کر سو جائے پھر آخر شب میں اٹھ کر عبادت و تلاوت اور ذکر و درود شریف میں مشغول رہے اور نمازِ فجر جماعت سے ادا کرے۔ ان راتوں میں جاگ کر سیر و تفریح اور ہنسی مذاق میں ضائع نہ کرے

مروی ہے کہ جب شبِ قدر آتی ہے تو حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ وہ فرشتے بھی اترتے ہیں جو سدرۃ المنتہیٰ پر رہنے والے ہیں۔ اور وہ اپنے ساتھ چار جھنڈے لاتے ہیں، ایک جھنڈا گنبدِ خضریٰ پر نصب کرتے ہیں، ایک بیت المقدس کی چھت پر، ایک مسجد حرام کی چھت پر نصب کرتے ہیں۔ اور ایک طورِ سینا کے اوپر۔ اور ہر مومن مرد و عورت کے گھروں میں تشریف لے جاتے ہیں اور انہیں سلام کہتے ہیں۔ اس رحمت سے شرابی، قاطعِ رحم (یعنی اپنے رشتہ داروں اور دینی بھائیوں سے بے توجہی برتنے والے) اور سود کھانے والے محروم رہتے ہیں۔

(صاوی شریف)

اس سورۂ مبارکہ میں روح سے مراد یا تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ہیں یا فرشتوں کی ایک مخصوص جماعت یا فرشتوں کے علاوہ کوئی دوسری مخلوق، یا اولادِ آدم کی رُوحیں، یا حضرت عیسیٰ مسیح فرشتوں کے ساتھ، یا عرشِ اعظم کے نیچے رہنے والا عظیم الخلقت فرشتہ کہ اس کا کام زمین کے ساتویں طبقے میں ہے۔ اس فرشتے کے ستر ہزار سر ہیں اور ہر سر دنیا سے بڑا ہے۔ ہر سر میں ستر ہزار چہرے ہیں اور ہر چہرے میں ستر ہزار منہ؛ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبان۔ ہر زبان سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بہ ہزار نوع تسبیح و تحمید و تمجید بیان کرتا ہے اور ہر زبان کی ایک مستقل لغت ہے جو دوسری لغت کے مشابہ نہیں۔ جب وہ تسبیح کے لئے اپنا منہ کھولتے ہیں تو ساتوں آسمان کے فرشتے سجدے میں گر پڑتے ہیں اس خوف سے کہ کہیں اس کے منہ کے نور کی تابانی انہیں جلا نہ دے۔ وہ عظیم الخلقت فرشتہ صبح و شام اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا رہتا ہے۔ یہ مبارک فرشتہ بھی شبِ قدر

کی بزرگی وعظمت کے سبب نزول اجلال فرماتا ہے اور امت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزہ دار مرد و عورت کی اپنے تمام مونہوں سے طلوعِ فجر تک مغفرت ورحمت کے لئے دعا کرتا رہتا ہے۔ (صاوی شریف)

نماز شب قدر

جو اس رات میں چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ، سورۃ قدر ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھے تو اس نماز کا پڑھنے والا گناہوں سے ایسا صاف ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی پیدا ہوا اور اس کو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں ہزار محلات عطا فرمائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قدر تین مرتبہ اور سورۃ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے اور بعد سلام سجدہ میں جا کر ایک مرتبہ یہ پڑھے:۔

پھر جو دعا مانگے قبول ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو بے انتہا نعمتیں عطا کرے گا اور اس کے کل گناہ بخش دے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

ماہ شوّالُ المکرّم

ماہ شوال المکرم ۔ یہ اسلامی سال کا دسواں مہینہ ہے ۔

شبِ عیدِ الفطر کی اہمیّت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عید الفطر کی رات آتی ہے فرشتے خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے ۔ فرشتوں سے فرماتا ہے اے گروہِ ملائکہ اس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا ۔ فرشتے عرض کرتے ہیں اس کو پورا اجر دیا جائے ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا ۔

(بہارِ شریعت ، بحوالہ اصبہانی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو عیدین کی راتوں (یعنی شوال کی چاند رات اور ذی الحجہ کی دسویں رات) میں قیام کرے (یعنی نماز پڑھے) اس کا دل نہ مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے ۔ (ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو پانچ راتوں میں شب بیداری کرے (یعنی اس میں جاگ کر تلاوتِ قرآن کریم ، ذکر و فکر ، نعت و درود شریف پڑھے) اس کے لئے

جنّت واجب ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں نویں، دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برات۔

شبِ عید الفطر کی نماز

منقول ہے کہ چار رکعتیں اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اکیس ۲۱ اکیس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیگا اور یہ شخص موت سے پہلے جنّت میں اپنا مکان دیکھ لے گا۔

نیز جو شخص عید کی شب میں بعد نمازِ عشاء چار رکعات نماز دو سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس تین تین بار پڑھے اور بعد نماز ستر بار کلمۂ تمجید پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس نماز کی برکت سے اس کے گناہ معاف فرما کر اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔

یکم شوّال

عید کا دن گناہوں کی مغفرت کا دن ہے۔ اس دن روزہ رکھنا حرام ہے ——— حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ (ترمذی)

بخاری کی روایت میں ہے کہ چند کھجوریں ہی تناول فرما لیتے اور وہ طاق ہوتیں

روزِ عید کے مستحبات

عید کے دن یہ امور مستحب ہیں۔ حجامت بنوانا ناخن ترشوانا، مسواک کرنا، غسل کرنا، اچھے

کپڑے پہننا۔ نیا ہو تو نیا ورنہ دھلا ہوا۔ خوشبو لگانا۔ صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں پڑھنا عیدگاہ جلد جانا۔ نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا (یہ مالکِ نصاب پر اپنے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے فی کس ڈو کیلو پینتالیس گرام گیہوں یا اس کی قیمت فقراء و غربا یا سنی مدارس کے طلبا کو دینا واجب ہے) عیدگاہ کو پیدل جانا۔ دوسرے راستے سے واپس آنا۔ نماز کو جانے سے پیشتر چند کھجوریں کھالینا۔ تین، پانچ، سات یا کم و بیش مگر طاق ہوں۔ کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھانا۔

نمازِ عید

دو رکعات نماز عیدالفطر جو کہ واجب ہے، امام کے ساتھ ادا کریں۔ بعد نماز امام دو خطبے دے۔ سب لوگ خاموشی سے اپنی اپنی جگہ بیٹھے خطبہ سنیں۔ اگر خطیب کی آواز سنائی نہ دے تو بھی خاموش رہیں۔ بعد خطبہ اجتماعی دعا کریں۔ آپس میں عید ملیں اور مصافحہ و معانقہ کریں۔

شوال کے روزے

شوال کے مہینے میں چھ دن کے روزے جنہیں لوگ شش عید کے روزے کہتے ہیں، اس کے رکھنے سے بڑا ثواب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق رکھے جائیں اور عید کے بعد لگاتار چھ دن میں ایک ساتھ رکھ لئے جب بھی حرج نہیں۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو ایسا ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھ لئے تو

اس نے پورے سال کا روزہ رکھا کہ جو ایک نیکی لائے گا اسے دس ملیں گی تو ماہ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے۔ (بہار شریعت، بحوالہ: نسائی۔ ابن ماجہ۔ ابن خزیمہ۔ ابن حبان۔ احمد۔ طبرانی۔ بزار)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (طبرانی اوسط)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم سب جنت میں جانے کی تمنا رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا امیدیں کم کرو اور اللہ تعالیٰ سے کما حقہ شرم کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اللہ سے شرم کرتے ہیں، آپ نے فرمایا حیا وہ نہیں جو تم سمجھتے ہو، حیا یہ ہے کہ تم قبروں اور انکی تکالیف کو یاد کرو، پیٹ کو حرام سے محفوظ رکھو، دماغ کو برے خیالات کی آماجگاہ نہ بناؤ اور جو شخص آخرت کی عزت چاہتا ہے، وہ دنیاوی زینتوں کو ترک کر دے یہی حقیقی شرم ہے اور اسی سے بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب، امام غزالی علیہ الرحمہ)

ماہ ذی القعدہ

ذوقعدہ اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ہے۔ بارہ مہینوں میں چار حرمت والے مہینے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ أَنْفُسَكُمْ۔ (پ۱۰۔ ۳۶ سورۃ التوبہ)

یعنی ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو۔ (کنز الایمان)

حرمت والے چاروں مہینے یہ ہیں :۔ رجب، ذوقعدہ، ذوالحجۃ، محرم، یہ اسلام سے پہلے بھی محترم مانے جاتے تھے اور ان کا احترام اب بھی باقی ہے۔ ہاں ان مہینوں میں جہاد کرنا حرام نہیں رہا۔ اب چاہیئے کہ ان مہینوں میں عبادات کی جائیں اور گناہوں سے بچا جائے۔

یوں تو ہر مہینے میں اپنی جانوں پر ظلم کرنا منع ہے مگر اللہ رب العزت نے ممانعت میں ان چار مہینوں کو خاص فرمایا تاکہ ان مہینوں کی عظمت و حرمت ظاہر اور ان کا باقی مہینوں سے امتیاز واضح ہو جائے۔

• بہت سے لوگ ذی قعدہ کے مہینہ کو بُرا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ (بہار شریعت۔ ص ۲۵۷، ج ۱۶)

ماہ ذی الحجہ

ماہ ذی الحجہ اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ہے۔ یہ نہایت خیر و برکت اور عظمت و حرمت والا مہینہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مہینوں کا سردار ماہِ رمضان ہے اور تمام مہینوں میں حرمت والا مہینہ ذی الحجہ ہے۔

ذی الحجہ کا عشرۂ اوّل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ

یعنی اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی

لَيَالٍ عَشْرٍ کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ حضرت عباس و ابن عباس و عبد اللہ بن زبیر و جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول ہے کہ لیال عشر سے ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل یعنی اس کی ابتدائی دس راتیں مراد ہیں۔

(غنیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کے دنوں میں سب سے افضل ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ

تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ان دنوں عمل کے برابر راہِ خدا میں جہاد کرنا بھی نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں! البتہ اس شخص کی بزرگی کے برابر جس نے اپنا منہ خاک آلود کیا (یعنی شہید ہو گئے)

منقول ہے کہ جو شخص ان دس ایام کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہ دس چیزیں اس کو مرحمت فرما کر اس کی عزت افزائی کرتا ہے:۔ (۱) عمر میں برکت (۲) مال افزونی (۳) اہل وعیال کی حفاظت (۴) گناہوں کا کفارہ (۵) نیکیوں میں اضافہ (۶) نزع میں آسانی (۷) ظلمت میں روشنی (۸) میزان میں سنگینی (وزنی ہونا) (۹) دوزخ کے طبقات سے نجات (۱۰) جنت کے درجات پر عروج۔

جس نے اس عشرہ میں کسی مسکین کو خیرات دی گویا اس نے اپنے پیغمبروں کی سنت پر صدقہ دیا۔ جس نے ان دنوں میں کسی کی عیادت کی اس نے اولیاء اللہ اور ابدال کی عیادت کی۔ جو کسی کے جنازہ کے ساتھ گیا اس نے گویا شہیدوں کے جنازے میں شرکت کی۔ جس نے کسی مومن کو اس عشرہ میں لباس پہنایا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف سے خلعت پہنائے گا۔ جو کسی یتیم پر مہربانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر عرش کے نیچے مہربانی کرے گا۔ جو شخص کسی عالم کی مجلس میں اس عشرہ میں شریک ہوا وہ گویا انبیاء ومرسلین کی مجلس میں شریک ہوا۔ (غنیۃ الطالبین)

عشرۂ اوّل کی نماز وروزہ

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے عشرۂ ذی الحجہ کی کسی رات میں پوری رات عبادت کی تو گویا اس نے سال بھر حج وعمرہ کرنے والوں کی سی عبادت کی۔ اور جس نے عشرۂ ذی الحجہ کو روزہ

رکھا تو گویا اس نے پورے سال عبادت کی ________ (غنیہ)

حضرت سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عشرۂ ذی الحجہ میں عبادت کی کوشش کرو۔ عشرۂ ذی الحجہ کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی عطا فرمائی ہے۔ اور اس عشرہ کی راتوں کو بھی وہی عزت دی جو اسکے دنوں کو حاصل ہے۔

اگر کوئی شخص اس عشرہ کی کسی رات کے آخری تہائی حصہ میں چار رکعتیں مندرجہ ذیل طریقہ پر پڑھیگا تو اسے حج بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ کی زیارت کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا۔

ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی تین بار سورۂ اخلاص تین بار سورۂ فلق و سورۂ ناس ایک بار پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دُعا پڑھے:۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَكُوْتِ۔ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُهٗ وَقُدْرَتُهٗ بِكُلِّ مَكَانٍ۔

اس دعا کے بعد جو چاہے دعا کرے۔ اگر ایسی نماز عشرہ کی ہر ایک رات کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں جگہ دے گا اور اس کے ہر گناہ کو محو کر دیگا پھر اس کہا جائے گا اب از سرِ نو عمل کر ________ (غنیۃ الطالبین)

حضرت سیدتنا ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ و عشرۂ ذی الحجہ اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے اور فجر کے پہلے کی دو رکعتیں (یعنی سنتیں)

(بہار شریعت ۔ بحوالہ نسائی)

یوم عرفہ

بقر عید کے مہینہ کی نویں تاریخ کو عرفہ کا دن کہتے ہیں۔

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن اپنے بندوں پر نظر فرماتا ہے تو جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوتا ہے بخش دیا جاتا ہے۔ میں نے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ یہ مغفرت تمام لوگوں کے لئے ہے یا اہلِ عرفات کے ساتھ مخصوص ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ یہ مغفرت تمام لوگوں کے لئے ہے۔

(غنیۃ الطالبین)

جناب طارق بن شہاب زہری سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ لوگ ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوتی اور اس کا روزِ نزول ہم کو معلوم ہوتا تو ہم لوگ اس روز عید مناتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ یہ آیت کس روز اور کہاں نازل ہوئی۔ یہ آیت عرفہ کے روز جمعہ کے دن نازل ہوئی ـــــ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات کے میدان میں ٹھہرے ہوئے تھے

اور اللہ کا شکر ہے کہ یہ دونوں دن ہمارے لئے عید کے دن ہیں (جمعہ اور حج) اور جب تک ایک بھی مسلمان دنیا میں باقی رہے گا یہ دن مسلمانوں کے لیے عید کا دن ہی رہے گا

(غنیۃ الطالبین)

عرفہ کا روزہ و نماز عرفہ کا روزہ غیر حاجیوں کے لئے سنت و باعثِ اجر ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم و سنن ابو داؤد وغیرہما)

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفہ کے روزہ کو ہزاروں کے برابر بتاتے۔ مگر حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے اسے عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے۔ (بیہقی ۔ طبرانی)

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عرفہ کے دن ظہر و عصر کے درمیان چار رکعتیں اس ترتیب سے پڑھتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص پانچ بار پڑھے تو اس کے لئے ہزاروں نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ قرآن کے ہر لفظ کے عوض جنت میں اس کا مرتبہ اتنا اونچا کیا جائے گا جس کی مسافت پانچ برس کی مسافت کے برابر ہوگی۔ قرآن کے ہر حرف کے عوض اللہ تعالیٰ ستّر حوریں اس کو مرحمت فرمائے گا اور ہر حور کے ساتھ ستر خوان موتی اور یاقوت کے ہوں گے اور ہر خوان پر ہزار رنگ کے کھانے ہوں گے۔ ستر ہزار سبز رنگ کے گوشت ہوں گے۔ کھانے برف کی طرح سرد اور شہد کی طرح میٹھا اور مشک کی طرح خوشبودار ہوں گے۔ ان کھانوں کو نہ آگ چھوا ہوگا

(یعنی آگ سے پکایا نہیں گیا) اور نہ لوہے سے (گوشت کو) کاٹا گیا ہوگا۔ ہر لقمہ پہلے لقمہ سے بہتر ہوگا۔ اس کے پاس ایک ایسا پرندہ آئے گا جس کی چونچ سونے کی، بازو سرخ یاقوت کے ہوں گے، اس پرندے کے ستر ہزار پَر ہوں گے۔ پرندہ ایسی زمزمہ سنجیاں کرے گا کہ کسی نے ایسی نہیں سنی ہوگی۔ یہ پرندہ کہے گا اے اہلِ عرفہ! مرحبا ــــــ! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پرندہ اس شخص کے پیالے میں گر جائے گا، اس کے ہر پر کے نیچے سے ستر قسم کے کھانے نکلیں گے جنتی ان کو کھائے گا۔ پھر وہ پرندہ اڑ جائے گا۔

اس نماز کے پڑھنے والوں کو (مرنے کے بعد) جب قبر میں رکھا جائے گا تو قرآن کے ہر حرف کے عوض اس کی قبر جگمگا اٹھے گی۔ یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرنے والوں کو دیکھ لے گا۔ اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اس دروازہ سے اس کو وہ ثواب اور مرتبہ دکھائی دے گا جو اس کے لئے مخصوص ہوگا۔ اس کو دیکھ کر وہ کہے گا الٰہی قیامت برپا کردے۔ (غنیۃ الطالبین)

یوم عرفہ میں بکثرت دعائیں و استغفار کرنا چاہیے۔ اس دن بندۂ مومن اخلاص کے ساتھ جو مانگتا ہے رب تبارک و تعالیٰ اپنے فضل سے اسے خوب خوب نوازتا ہے۔

حج

حج ہر صاحبِ استطاعت پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۗ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ

"اور اللہ کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو شخص باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے۔ اور جو کفر کرے تو اللہ سارے جہان سے بے نیاز ہے"۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

یعنی "اور حج و عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا لہٰذا حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ؟ حضور نے سکوت فرمایا۔ انھوں نے تین بار یہ کلمہ کہا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر واجب ہو جاتا اور تم سے نہ ہو سکتا۔ پھر فرمایا جب تک میں کسی بات کو بیان نہ کروں تم مجھ سے سوال نہ کرو اگلے لوگ کثرتِ سوال اور پھر انبیاء کی مخالفت سے ہلاک ہوئے۔ لہٰذا جب میں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے اسے کرو اور جب میں کسی بات سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔ (صحیح مسلم شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ و رسول پر ایمان۔ عرض کی گئی کہ پھر کیا؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ عرض کی گئی کہ پھر کیا؟ فرمایا حج مبرور۔

(بخاری و مسلم)

انھیں سے مروی ہے عمرہ سے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (بخاری و مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج ان گناہوں کو دفع کر دیتا ہے جو پیشتر ہوئے ہیں۔ (مسلم، ابن خزیمہ)

ام المومنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج کمزوروں کے لئے جہاد ہے۔ اور ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عورتوں پر جہاد ہے؟ فرمایا ہاں ان کے ذمہ وہ جہاد ہے جس میں لڑنا نہیں حج و عمرہ (ابن ماجہ)

اور فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (بزار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لئے استغفار کرے اس کے لئے بھی۔ (بزار، طبرانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حج فرض جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔ (اصبہانی)

حضرت ابو امامہ و مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جسے حج کرنے سے نہ حاجت ظاہرہ مانع ہوئی نہ بادشاہ ظالم نہ کوئی

ایسا مرض جو روک دے پھر بغیر حج کئے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

(دارمی : ترمذی)

مسائل حج کی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد چہارم اور بہار شریعت جلد ششم کا مطالعہ کریں۔

شبِ عید قرباں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شبِ عید الفطر اور شب عید قرباں میں قیام کرے۔ (یعنی نمازیں پڑھے) اس کا دل نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔

(ابنِ ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو پانچ راتوں میں جاگے (یعنی ان میں تلاوت قرآن کریم، ذکر و درود شریف اور نعت و سلام پڑھے) اس کے لئے جنّت واجب ہے۔ شب ترویہ، شب عرفہ، شب عید قرباں، شب عید الفطر، شب براءت۔

شب عید قرباں میں دو رکعت نماز منقول ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام تین تین بار آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے۔ اس کے بعد دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے جو دُعا چاہے کرے۔

(غنیۃ الطالبین)

قُربانی

قربانی حضرت ابو الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السّلام کی سنّت ہے جو اس امت کے لئے باقی رکھی گئی ہے اور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قُربانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

یعنی: "تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔"

ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور جانِ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا۔ اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہونچ جاتا ہے۔ لہٰذا اس کو خوش دلی سے کرو۔ (سنن ابی داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

نواسۂ رسول جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے خوشی دل سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔

(طبرانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

(ابن ماجہ)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں، اور

پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں) وہ قربانی کے لئے حاضر کیا گیا۔ حضور نے فرمایا عائشہ چھری لاؤ۔ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کر لو۔ پھر حضور نے چھری لی اور مینڈھے کو لٹایا اور اسے ذبح کیا۔ پھر فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ الٰہی تو اس کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے اور ان کی آل اور امت کی طرف سے قبول فرما۔ (مسلم)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کر لے بال اور ناخن نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

امام احمد نے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ترین قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو۔

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لئے درست نہیں۔

۱۔ کانا، جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ اور

۲۔ بیمار، جس کی بیماری ظاہر ہو۔ اور

۳۔ لنگڑا، جس کا لنگ ظاہر ہو۔ اور

۴۔ ایسا لاغر و کمزور جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔

(امام احمد۔ امام مالک۔ ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی وغیرہم)

قربانی کے ایام دسویں، گیارہویں، اور بارہویں ذی الحجہ ہے۔

مسائل قربانی کی معلومات کے لئے "بہار شریعت" حصہ پانزدہم کا مطالعہ کریں۔

ایامِ تشریق ایامِ تشریق پانچ ہیں۔ ۹ تا ۱۳ ذی الحجہ

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار کہنا افضل ہے۔

تکبیر تشریق: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

دیوبندی اور اسلامی عقائد کا موازنہ

دیوبندیوں کے جن خلاف اسلامی عقائد پر عرب وعجم کے علماء نے دیوبندیوں کو کافر کہا۔ ہم مسلمانوں کی واقفیت کیلئے ان عقائد کی ایک مختصر فہرست پیش کرتے ہیں اور ہر ایک کے مقابل اسلامی عقیدہ بھی پیش کرتے ہیں اور ہم نے اس فہرست میں ان کا جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ ان کی کتابوں میں موجود ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۱) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (مسئلہ امکان کذب) براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی، جہد المقل مصنفہ محمود حسن صاحب	جھوٹ بولنا عیب ہے جیسے کہ چوری یا زنا کرنا وغیرہ اور رب تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا ۔ نیز خدا کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن لہٰذا خدا کیلئے سکنا کہنا بے دینی ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کرے۔ کسی ولی، نبی، جن، فرشتے، بھوت کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی ۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی)	خدائے پاک ہر وقت عالم الغیب ہے۔ اس کا علم اس کی صفت ہے اور واجب ہے۔ جب چاہے تب معلوم کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ نہ چاہے تو جاہل رہے۔ یہ کفر ہے خدا کی صفات خدا کے اختیار میں نہیں۔ وہ واجب ہیں۔ نیز رب نے اپنے محبوبوں کو بھی علوم غیبیہ عطا کیے۔ (قرآن کریم)

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۳) خدا تعالیٰ کو جگہ اور زمانہ اور مرکب ہونے اور ماہیت سے پاک ماننا بدعت ہے۔ (ایضاح الحق مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	خدائے قدوس جگہ اور زمانہ اور ترکیب و ماہیت سے پاک ہے۔ نہ وہ کسی جگہ میں رہتا ہے، نہ اسکی عمر ہے، نہ وہ اجزاء سے بنا ہے۔ اس کو دیوبندیوں نے بھی بے خبری میں کفر لکھ دیا۔ (کتب علم کلام)
(۴) خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے سے خبر نہیں ہوتی۔ جب بندے اچھے یا بُرے کام کر لیتے ہیں تب اس کو معلوم ہوتا ہے۔ (بلغتہ الحیران صفحہ ۵۷) زیر آیت الا علی اللہ رزقھا کل فی کتب مبین۔ (مصنفہ مولوی حسین علی صاحب بھچرانوالہ شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)	خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اس کا علم واجب اور قدیم ہے جو ایک آن کیلئے کسی چیز سے اس کو بے علم مانے بے دین ہے۔ (عام کتب عقائد) دیوبندی خدا کے علم غیب کے بھی منکر ہیں تو اگر حضور علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کریں تو کیا تعجب ہے؟
(۵) خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی عارضی۔ لہٰذا اگر حضور علیہ السلام کے بعد ا. بھی نبی آجائیں تو خاتمیت میں فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس مصنفہ	خاتم النبیین کے یہ ہی معنی ہیں کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ ظہور یا بعد میں کسی اصلی، بروزی، مراتی، مذاتی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔ اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ ہی معنی حدیث نے

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)	بیان فرمائے جو اس معنی کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔ (جیسے قادیانی اور دیوبندی)
(٦) اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)	کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا غوث یا صحابی کسی کمال علمی و عملی میں نبی کے برابر نہیں ہو سکتا بلکہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابی کا کچھ جو خیرات کرنا ہمارے صدہا من سونا خیرات کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ (حدیث)
(٧) حضور علیہ السلام کا مثل و نظیر ممکن ہے۔ (یکروزی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ١٤٤)	رب تعالیٰ بے مثل خالق ہے اور اس کے محبوب بے مثل بندے، وہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہیں۔ ان اوصاف کی وجہ سے آپ کا مثل محال بالذات ہے۔ (دیکھو رسالہ امتناع النظیر مصنفہ مولانا فضل حق خیر آبادی)
(٨) حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب وتقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	حضور علیہ السلام کو الفاظ عام سے پکارنا حرام ہے اور اگر بہ نیت حقارت ہو تو کفر ہے۔ (قرآن کریم) یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا ضروری ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
	نسبت خود بہ سگت کردم وبس منفعلم زانکہ نسبت بہ سگ کوئے تو شد بے ادبی است
(۹) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب)	جو شخص کسی مخلوق کو حضور علیہ السلام سے زیادہ علم مانے وہ کافر ہے۔ (دیکھو شفا شریف) حضور علیہ السلام تمام مخلوق الٰہی میں بڑے عالم ہیں۔
(۱۰) حضور علیہ السلام کا علم بچوں، پاگلوں جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے۔ (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب)	حضور علیہ السلام کے کسی وصف پاک کو ادنیٰ چیزوں سے تشبیہ دینا یا ان کے برابر بتانا صریح توہین ہے اور یہ کفر ہے۔
(۱۱) حضور علیہ السلام کو اردو بولنا مدرسہ دیوبند سے آگیا۔ (براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صاحب)	رب تعالیٰ نے ساری زبانیں حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائیں اور حضور علیہ السلام کا علم ان سے کہیں زیادہ ہے تو جو کہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ زبان فلاں مدرسہ سے آئی وہ بے دین ہے۔
(۱۲) ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی اور غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا۔ پھر فرماتا ہے۔ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ۔ (المنافقون:۸) نبی کو خدا کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چمار ہے، ذلیل ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۱۳) نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ (صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	جس نماز میں حضور علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ ہو وہ نماز ہی نامقبول ہے۔اسی لئے التحیات میں حضور علیہ السلام کو سلام کرتے ہیں۔وہ بھی کوئی نماز ہے۔ جسمیں تصور رسول نہ ہو۔ (دیکھو بحث حاضروناظر)
(۱۴) میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پل صراط پر لے گئے اور کچھ آگے جا کر دیکھا کہ حضور علیہ السلام گرے جارہے ہیں تو میں نے حضور کو گرنے سے روکا۔ (بلغۃ الحیران مصنفہ مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)	حضور علیہ السلام کے بعض غلام پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط سے پھسلنے والے لوگ حضور علیہ السلام کی مدد سے سنبھل سکیں گے۔آپ دعا فرمائیں گے۔رب سلم (حدیث) جو کہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو صراط پر گرنے سے بچایا وہ بے ایمان ہے۔
(۱۵) مولوی اشرف علی صاحب نے بڑھاپے میں ایک کمسن شاگردنی سے نکاح کیا۔اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں۔ جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہ کی کہ کوئی کمسن عورت	حضور علیہ السلام کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (قرآن کریم) خصوصاً صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان ہوں۔کوئی کمین آدمی بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر جورو سے تعبیر نہ دے گا۔یہ حضرت صدیقہ رضی

دیوبندی عقائد		اسلامی عقائد
میرے ہاتھ آوے گی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور علیہ السلام سے ہوا تو آپ کی عمر سات سال تھی وہ ہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڈھا ہوں اور بیوی لڑکی ہے۔(رسالہ امداد مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)		اللہ عنہا کی سخت توہین بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے۔اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہوسکتی ہے کہ ماں کو جورو سے تعبیر دی جائے۔

عقائد دیوبندیہ کا یہ ایک نمونہ ہے۔اگر تمام عقائد بیان کئے جائیں تو اس کیلئے ایک دفتر چاہیے۔حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہل بیت عظام ہی پر تبرا کیا مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات بچی نہ رسول علیہ السلام اور نہ صحابہ کرام کی نہ ازواج مطہرات،سب کی اہانت کی گئی۔اگر کوئی شخص کسی شریف آدمی سے کہے کہ میں نے تمہاری والدہ کو خواب میں دیکھا اور اس کو بیوی سے تعبیر کیا تو وہ اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ہم ان کے غلامان غلام اپنی صدیقہ ماں کیلئے یہ باتیں کس طرح برداشت کریں۔صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لئے مسلمانوں کو مطلع کردیتے ہیں تاکہ مسلمان ان سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے بندوں کی صفات خداوندی ظاہر کر کے اور منصب الوہیت بنا کے

اللہ تعالیٰ کی توہین مت کرو

اور امت مسلمہ پر شرک کا الزام نہ لگاؤ

کان ابن عمر یراھم شرار خلق اللّٰہ وقال انھم انطلقوا الیٰ آیات نزلت فی الکفار فجعلوا ھا علی المؤمنین

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے لوگوں کو تمام مخلوق میں سے شریر سمجھتے تھے۔ آپ نے کہا ان لوگوں نے جو آیات کفار کے بارے میں نازل ہوئی تھیں وہ مومنین پر چسپاں کر دی ہیں۔

شانِ رسالت :

وما نقموا الا ان اغنھم اللّٰہ ورسولہ من فضلہ (سورۃ توبہ آیت ۷۴)

اور انہیں کیا بُرا لگا یہی نا کہ اللہ اور رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

انما انا قاسم واللّٰہ یعطی (بخاری شریف ج ۱ ص ۶)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے۔

مشکل کشا باذن اللہ :

(حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا) میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو اور میں مُردوں کو زندہ کرتا ہوں اللہ کے اذن سے (سورۃ آل عمران آیت ۴۹)

غوث اور فریاد رس باذن اللہ

جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مومنوں کو ثابت قدم رکھو۔ (سورۃ الانفال آیت ۱۲)

حاجت روا باذن اللہ :

(حضرت سلیمان علیہ السلام سے) اس نے عرض کیا جس کے پاس کتاب کا علم تھا میں (کوسوں دور سے) ایک پل مارنے سے پہلے بلقیس کا تخت تمہارے پاس لے آؤں گا۔ (سورۃ النمل آیت ۴۰)

مددگار باذن اللہ :

(اے اللہ) ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے۔ (سورۃ النساء آیت ۷۵)

قرآن مجید کی ان گواہیوں کو پڑھئے اور غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو ہم اہل سنت و جماعت جو غوث اعظم، داتا گنج بخش، غریب نواز، دستگیر، اور مشکل کشا کہتے ہیں تو باذن اللہ اور عطائی طور پر انہیں ان صفات سے متصف سمجھتے ہیں جبکہ عطائی طور پر اور باذن دیگر مددگار، گنج بخش، غریب نواز، دستگیر ہونا تو اللہ کی صفات ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو اسطرح کہنا اللہ تعالیٰ کی گستاخی ہے اللہ تعالیٰ تو معبود ہے مستقل بالذات ہے کسی کے اذن کا محتاج نہیں۔

یا اللہ! کیا تو میرے لئے کافی نہیں؟

روز محشر کہ جاں گداز بود ❁ اولین پرسش نماز بود

نماز پڑھ لی ہے تو شکر کر نہیں پڑھی تو فکر کر
اے میرے بندے کس معاملے میں؟

یا اللہ میں تیری رضا چاہتا ہوں

میرے محبوب کا کلمہ پڑھ لے۔

یا اللہ میں جنت چاہتا ہوں

اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول (النساء ۵۹)
میری اور میرے رسول کی اطاعت کر۔

یا اللہ میں تیری اطاعت کرنا چاہتا ہوں

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ (النسا:۸۰)
جس نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بیشک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

یا اللہ میں تیری محبت چاہتا ہوں

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ (آل عمران) اے محبوب فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔

یا اللہ میں مومن بننا چاہتا ہوں

میرے محبوب کے اس فرمان پر عمل کر لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ (بخاری شریف)
تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھ سے اپنے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبت نہ کرے۔

یا اللہ میں کیسے زندگی گزاروں جو تجھے پسند آجائے۔

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ....
بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

یا اللہ اگر میں اپنی جان پر ظلم (گناہ) کر بیٹھوں تو میری رہنمائی فرما۔

ولو انہم اذظلموا انفسہم جاؤک فاستغفرواللّٰہ واستغفرلہم الرسول لوجدواللّٰہ توابا رحیما۔
اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب ﷺ تیرے پاس آجائیں پھر معافی مانگیں اللہ سے اور رسول ﷺ ان کی بخشش کیلئے دعا کرے تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا پائیں گے